تصوف
77
انه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد للہ والمنة کہ دریں ایام نیک فرجام ملفوظ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رح المسمے
برہان السالکین
ترجمہ
دلیل العارفین
حسب فرمائش صاحب عالیشان جناب علی محمد خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس
در مطبع رضوی واقع دہلی طبع شد

عرض حال و شکریہ

خادم درویشان بلکہ تراب النعال اقدام الشیان غلام احمد خان ابن جناب فیض مآب سراج السالکین حضرت مولانا
مولانا محمد خان صاحب حنفی چشتی تیلیمانی ساکن جہجر ضلع رہتک کہ کمترین غلامان غلام کمترین حلقہ بگوشان آن
رہنمائے انام شیخ الاعظم قطب العالم تاج الاولیا فخر الاصفیا شمس العارفین سید الصالحین مستغنی عن الالقاب خواجہ
حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب چشتی تونسوی اللہم متعنا و متع المسلمین بطول بقائہ الیوم الثناء آمین عرض
کرتا ہے کہ جب فیقر سنہ ۱۳۱۰ھ میں بوجہ انتقال بچے ندہ و جہ کے بصلاح اخوی گرامی مکرم و معظم منشی علی محمد خان صاحب اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ پولیس مولوی شیر محمد خان صاحب تحصیلدار بحصول رخصت سہ ماہہ ملازمت پولیس ضلع جبلپور
وطن آگیا اور بعدہ کنارہ کش ہوا اس حادثہ جانکاہ سے خاطر نہایت پریشان رہتا تھا۔ اور واسطے رفع
ملال جناب سراج السالکین مطالعہ کتب سیر کہ حیات حالات و ملفوظات اولیاء کرام
تھا کہ وہ واسطے دل بہلانے کے ہیں اسی اثنا میں عزیزم محمد یعقوب خان صاحب بھی رخصت
صحبت ہوئے ایک روز مجھے کتاب مستطاب دلیل العارفین مطالعہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا
تو خوب ہو کہ احباب اردو خوان بھی اس دولت علیا و نعمت عظمیٰ سے بے بہرہ نہ رہیں اگرچہ اس فقیر نے اپنی
کا عذر کیا الا اصرار سے جانے گریز نہ دیکھ کر کمر او پر ترجمہ کے باندھی کچھ ایسی عنایت الٰہی اور برکت خواجگان
حال ہوئی کہ چند روز کے عرصہ میں ترجمہ ہو گیا بعد ازاں یہ شوق پیدا ہوا کہ اگر اس سلسلہ کے ملفوظات
اور ترجمہ ہوں تو علاوہ بہبودی مترجم باعث فائدہ طالبان ہو گے چنانچہ
ترجمہ ختم ہو چکا ہے دیگر ملفوظات کی تلاش در پیش ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد
جاویگا والسعی منی والاتمام من اللہ اور سبب انطباع یہ ہوا کہ جب سنہ ۱۳۱۱ھ میں اخوی مکرم و معظم علی محمد خان
صاحب بحصول رخصت وطن تشریف لائے اور یہ ترجمہ انکی نظر سے گزرا اس احقر کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ اگر یہ
طبع ہو جاوے تو موجب بہبودی خاص و عام ہو اور میں اسکی اجرت طبع میں دونگا چنانچہ یہ ترجمہ بنام نامی اسم گرامی
اخوی صاحب مکرم و معظم طبع کرایا گیا اللہ تعالیٰ انکو اسکی جزائے خیر دیوے۔ دیگر ترجمے بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد طبع
ہوجاویں گے۔ اللہم افتح لنا بالخیر واختم لنا بالخیر واجعل عاقبتنا بالخیر برحمتک یا ارحم الراحمین
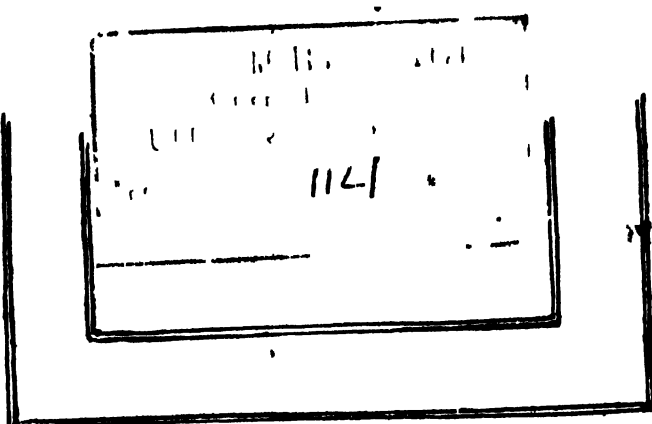
بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہلبیتہ اجمعین اما بعد اسعدک
اللہ تعالی فی الدارین کہ یہ دنیا گذشتنی وگذاشتنی ہے جو چیز اس مین ہے ہر ایک واہیات عبث
سریع الزوال ہے مگر ذکر اللہ تعالی عز اسمہ وجل جلالہ وبعد اسکے ذکر خیر انبیاء عظام واولیاے
کرام رضوان اللہ تعالے علیہم جمیع امورات دینی ودنیاوی سے اعلی واولی وافضل ہے کیونکہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المرء مع من احب اور فرمایا عند الذکر الصالحین
تنزل الرحمۃ یعنے وقت ذکر کرنے حالات وملفوظات صالحین کے نازل ہوتی ہی رحمت اللہ تعالی
کی اور ایک حدیث قدسی منزلت قدوسی مرتبت مین بتاکید اکید وارد ہوا ہے کہ دوستان خدا کا ذکر کیا کرو
تشریفاً اسکے محشور ہو ذکر حالات بزرگان سے فواید بیشمار حاصل ہوتی ہین منجملہ اسکے ادنی یہ ہی کہ ذکر اسکا
فرماوینگا عبادت ہے سیریاکہ صاحبان دانش وارباب بینش کو بذریعہ مطالعہ کتب واستماع اذکار یہ
دولت عظمی ونعمت علیا بی رنج وبی مشقت حاصل ہو سکتی ہے صاحب نفحات الانس نے تحریر کیا
ہے کہ کمترین فائدہ در شنیدن حالات این طایفہ انیست کہ مد باندا احوال واقوال وی چون ایشان
است تنبیہ بر کردار خود برگیرد وتقصیر خود در جنب کردار ایشان بیند از عجب وریا استحسان بپرہیزد اور اسی
کتاب مین دوسری جگہہ فرماتی ہین کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے کہ پہلا نشان اس کام مین یہ ہے کہ ملفوظات مشایخ سننے سے دل کو خو

حاصل ہو اور کسی قسم کا انکار دل مین نہ آوے اور سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہٗ
ہین کہ ایک شب ایک فرشتہ مجھے خواب مین نظر آیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ مین ایک طومار کاغذ
ہے مین دوستان خدا کے نام تحریر کرتا جاتا ہے کہا کیا تمنے میرا ہی نام لکھا ہے جواب دیا نہین
اسکے مین نے کہا کہ میری مجال نہین جو دوستان خدا مین ہونیکا دم بہرون - البتہ اُسکے دوستو
بصدق دل وہان دوست رکھتا ہون - مین یہ کہ رہا تہا کہ دوسرا فرشتہ آوتا یا اور اُس طومار کا
ہاتھ مین لیکر کہا کہ سر ورق پر اس شخص کا نام لکھو کہ میری دوستو نکا دوست ہی - اور شیخ ا
عبد اللہ انصاری رح فرماتی ہین کہ جہانتک ہوسکے اولیاء خدا کی باتین یاد رکھو اور جو یہ نہوسکے
اسماء گرامی ہی یاد رکھو کہ یہ بہی کافی ہے اور حضرت سلطان المشایخ محبوب الہی نظام الدین اولیہ
سے منقول ہے کہ آپ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ سے اکثر فرمایا کرتے تہی - کہ ای امیر خسرو
مشایخ کو یاد کرو اور اُنکا ذکر کیا کرو کہ اُنسے دل کو کیفیت اور انشراح پیدا ہوتا ہے اسی طور بزر
وفضایل یاد رکہنے اور ذکر کرنے احوال واقوال بزرگان مین اولیاء سلف وخلف کے ہزارہا ملفو
ہین ہر زمانہ کے اولیاء ہمعصر نی فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ فرمائی ہی پس صاف ثابت ہوگیا کہ
اس دار فانی مین کوئی ذکر خوب تر از ذکر مشایخ رحمہم اللہ اور آثار اُنکے نہین ہے کہ بدریافت حالات
ذوق شوق اور استماع نصایح وپند اور اُنپر کاربند ہونے سے تقویت اور زیادتی ایمان کی ہوتی
ہے اور یہی غرض اور حاصل زندگانی کا ہے - اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سکو نصیب
کرے آمین - چونکہ اس قسم کی اکثر کتب زبان فارسی مین مسطور ہین کیا سبب کہ زمانہ سابق مین
رواج عام فارسی زبان کا تہا - سب لوگ اُسی زبان مین خط وکتابت کرتے تہے اب بسبب
انقلاب زمانہ بجای زبان فارسی کے زبان اُردو رایج الوقت ہے زبان فارسی کے جاننے
والے عنقا صفت معدوم ومفقود ہوتے جاتے ہین اس وجہ سے ہماری بہائی اہل اسلام
جیسا کہ چاہیئے اُنسے مستفید نہین ہوسکتے - لہذا اس اضعف العباد بدنام کنندہ نکونامے چند
خادم درویشان بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خان حنفی چشتی نظامی فخری نوری

مالی ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین
اولانا بالفضل واولانا بالکمال خاصۂ خاصگان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خان** صاحب
حنفی چشتی سلیمانی ساکن قصبہ جہجر ضلع رہتک ادام اللہ ظلہ علینا وعلی اتباعنا الی یوم التناد نے
ارادہ (ارادۃ اللہ الغالب) کیا کہ بعض کتابوں کا ترجمہ کرے جنمین حضرات اولیای کرام و
صوفیای عظام کے حالات یا ملفوظات ہون بنابرآن ابتداءً کتاب مستطاب **دلیل العارفین**
جس مین حضرت ہند الولی سراج السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا فرد الاتقیا خواجہ بزرگ
حضرت خواجہ معین الحق والملۃ والدین حسن سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہٗ کے ملفوظات
بابرکات کو حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی قدس سرہٗ
نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے تبرکاً وتیمناً سلیس اردو مین ترجمہ کرکے ذخیرہ حسنات
حاصل کیا۔ تاکہ باعث نجات اخروی وبہبودی آخرت ہو۔ اور زندگی اگر زیادہ وفا کرگی تو
انشاء اللہ تمام مشایخ سلسلہ خود کے ملفوظات کا ترجمہ کرکے پیش بخدمت ناظرین کیا کرونگا۔
الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ تعالی جلشانہ وعم نوالہ نے مجھے اس امر مین کامیابی عطا فرمائی اور یہ ترجمہ
جسکا نام **برہان السالکین** ہے بتاریخ ۱۶ ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۶ ہجری نبوی مین ختم ہوا
اللہ تعالی کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ اس ترجمہ کو مقبول دلہا کرے۔ اب یہ عاجز
بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش ملتجی ہے کہ اس ترجمہ مین اگر بمقتضای حدیث
شریف الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کسی جگہ سہو ونسیان کا دخل پاوین اسے درست
فرماوین زبان طعن سے حذر کرین اور بخدمت جمیع قاریان کتاب بہزار منت والحاح ملتمس ہے
کہ برای خدا محض حسبۃً للہ بحق مجھ عاصی پر از خطا ومعاصی اور والدین احقر کے حق مین
دعای خیر ومغفرت فرماوین سلامتی ایمان کی دعا مانگین دنیا سے ایمان سلامت لیجانا ہی فوز
عظیم ہے ؎ بلوح الخط فی القرطاس دہراً ٭ وکاتبہ رمیم فی التراب ٭ ٭ ٭ ٭

نبذی از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والملتہ والدین حسن سنجری ثم الاجمیری رضی اللہ تعالی عنہ ؏

صورت تحریریافت

نام نامی واسم گرامی آنجناب کا معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن سنجری ہے آپ از سادات
حسنی ہین کہ نسب شریف آپکا حضرت امام حسن علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہی۔ حضور والا قصبہ سنجر مین
مضافات سیستان مین پیدا ہوے اور وہین نشو ونما پایا۔ جب عمر شریف پندرہ برسکی ہوئی
آپ کے والد نے بقضای الہی انتقال فرمایا۔ حسب قاعدہ زمانہ آپ بجاے اپنے والد مرحوم
کے وارث جائداد شمار ہوئے۔ اگرچہ حضرت خواجہ ولی مادرزاد تہے۔ مگر وجہہ ظاہری تارک
ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک روز آپ انگوروں کے باغ مین جو وراثتا آپ کو پہونچا تہا رونق
افروز تہے کہ سرآمد مجاذیب زمانہ خواجہ ابراہیم مجذوب تشریف لائے آپ نے انکی بہت قدر دانی کر
تعظیم کی اور چند خوشہ تازہ بتازہ انکی خدمت مین پیش کئے۔ جسکو انہوں نے نہایت خوش ہوکر
نوشجان فرمایا۔ کہانے سے فارغ ہوکر خواجہ ابراہیم مجذوب نے چند دانہ کل اپنی بغل سے
نکالے اور لعاب دہن مین ترکرکے حوالہ خواجہ بزرگ کئے آپنے فوراً انکو کہالیا۔ بمجرد کہانے
کے دل آپکا دنیاے دنی سے سرد ہوگیا۔ اسیوقت تمام جائداد راہ خدا مین ایثار کی۔ اور
براے طلب حق اپنے وطن مالوفہ سے روانہ ہوکر بخارا تشریف لے گئے۔ بخارا ان دنون
مرکز درس وتدریس تہا۔ چند عرصہ وہان قیام فرماکر قران مجید اور فرقان حمید حفظ فرمایا
دیگر علوم دینی بہی حاصل کئے۔ چونکہ آنجناب کو طلب حق تہی حصول علم سے طبیعت سیر نہین
ہوئی۔ پس بخارا سے بہی رخت اقامت باندہا۔ قصبہ ہارون مین جو از مضافات شہر نیشاپور
ہے غلغلہ کرامت وولایت حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کا سنا۔ مشرف بزیارت غوث
زمانہ ہوکر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ بیس سال کامل خدمت حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح
مین بسر کئے۔ اس عرصہ مین بارہا اتفاق سفر ہوا حسن عقیدت سے حضرت خواجہ زاد ہمہ

اپنے شیخ کا سر مبارک پر رکھہ کر لے چلتے تہے - الغرض بعد سیاحت عالم بغداد شریف مین پہونچے
اور خدمت شیخ سے حسب الاجازت علاحدہ ہوے اور خلوت اختیار کی مدارج علیا پر پہونچے
بعدہ حسب فرمان واجب الاذعان جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہی [illegible] نفر مریدان
کامل جانب ہند رخصت فرما ہوے - اُس زمانہ مین یہان عملداری اہل ہنود بسرداری راے پتھورا
راجہ اجمیر وغیرہ تہی - جب آپ دہلی پہونچے - چند روز قیام فرمایا تلقین دین اسلام مین مصروف ہوے
اہل ہنود پر یہ امر نہایت شاق گذرا - کمر عداوت پر چست باندہی - مگر اُسکا کوئی کیا کر سکتا ہے
جسکی مدد پر خدا ہو - ایک شخص سب پر گوے سبقت لے گیا اُسنے آپ کو شہید کرنیکا عزم بالجزم کیا
یہ سوچ ایک چہری نہایت تیز و آبدار لیکر مجلس مبارک مین آیا اور منتظر موقع تہا کہ آپنے روشن ضمیری
سے یہ حال دریافت فرما کر اُس جوان سے کہا کیون خاموش ہے - چہری نکال اور اپنا
کام کر - وہ شخص یہ سنتے ہی سہم گیا - اور بشارت ایقام حضرت خواجہ ہوا صدق دل سے ایمان
لایا اور رشتہ غلامان خواجہ مین منسلک ہوا اس خبر کے مشتہر ہونے پر جوق جوق کفار حاضر
خدمت ہوکر دولت اسلام سے مشرف ہوے - الحمد للہ علی ذلک - چونکہ راے پتھورا اجمیر
مین رہتا تہا اسلیے آپنے قصد اجمیر کا کیا - دہلی سے اجمیر پہونچکر راے پتھورا کو پیام مسلمان ہونیکا
بہیجا - یہ سعادت ابدی اُس بدبخت ازلی کے نصیب مین نہ تہی - ایمان نہ لایا بلکہ درپے تعذیب
ہوا - اپنے بہائی جیپال جوگی اور شادی دیو سے جو زبردست ساحر تہے مقابلہ کرایا - ہندی
مثل ہے سانچ کو آنچ نہین اور سچ کے آگے جہوٹہا فروغ نہین پاسکتا - سحر کی کرامت کی
آگے کیا مجال تہی جو ٹہر سکے - رد ہوگیا - جیپال بعد معاینہ کثیر خوارق اور عادات کے ایمان
لایا - حیات دایمی کا خواستگار ہوا - حیات تا بقیامت پائی مزید بران خضر بیابانی کا خطاب پایا مگر
راے پتھورا ویسا ہی درپے تصدیع رہا - لاچار ہوکر آپنے اُسے کہلا بہیجا کہ "ما ترا زندہ بمسلمانان
سپردیم" اس ارشاد پر تہوڑا ہی عرصہ گذرنے پایا تہا کہ فیما بین راے پتھورا اور سلطان شہاب الدین
محمد غوری انار اللہ برہانہ کے جنگ عظیم واقع ہوئی معرکہ مسلمانون کے ہاتہہ رہا راے پتہورا زندہ

گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ ذکر خوارق و عادات حضرت خواجہ کے واسطے ایک دفتر عظیم درکار ہے لاانتہا ہے اور بے تعداد ہیں اور تا بہ ہنوز جاری۔ چالیس سال تک آپ نے ہندوستان میں خلق خدا کی رہبری کی لاکھوں ہنود مسلمان ہوئے اور غلامی حضرت خواجہ سے مشرف۔ وفات شریف آپکی ۶۳۳ھ ہجری میں بروز یکشنبہ بتاریخ ششم ماہ رجب المرجب بمقام دار الخیر اجمیر میں ہوئی۔ بعد وصال مبارک پیشانی الانور پر یہ عبارت بخط نور مسطور پائی گئی "مات حبیب اللہ فی حب اللہ" یعنے فوت ہوا دوست خدا کا محبت الہی میں۔ مزار مبارک دار الخیر اجمیر میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین

مجلس اول۔ بروز پنجشنبہ پنجم ماہ رجب المرجب ۶۱۳ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قطب الاقطاب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تاریخ مذکورہ بالا کو شہر بغداد کی مسجد ابو اللیث سمرقندی میں حاضر ہوکر شرف بیعت حضرت بزرگ سے مشرف ہوا۔ آپنے از روے نوازش و کرم مجھہ فقیر کو اپنے زمرہ حلقہ بگوشوں میں قبول فرماکر کلاہ چہار ترکی عنایت فرمائی اُس روز مجلس مبارک میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی و دیگر اصفیای عظام حاضر تھے نماز کے بارہ میں گفتگو ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کوئی شخص بارگاہ رب العزت میں قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر جسوقت نماز پڑہتا ہے قرب حاصل کرتا ہے۔ نماز مسلمانوں کی معراج ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الصلوۃ معراج المومن۔ یعنے نماز مسلمانوں کی معراج ہے اور فرمایا بالتحقیق نماز ایک راز ہے جسے بندہ اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہے۔ پس جسقدر اطمینان قلب حضوری قلب و مشغولی نماز میں ہوتی ہے اُسیقدر اپنے پروردگار سے نزدیک ہوجاتا ہے کیونکہ راز بیان کرنے میں اُسیقدر نزدیکی ہونی چاہئیے جسکا وہ راز مستحق ہے پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے "المصلی نیاجی ربہ" یعنے نماز پڑہنے والا راز کہتا ہے اپنے پروردگار سے۔ اُسکے بعد مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جب میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کیخدمت میں آیا

آٹھہ سال تک اسطرح خدمت کی کہ نہ دن کو دن گنا اور نہ رات کو رات شب و روز دست بستہ خدمت مین حاضر رہتا۔ جب کہین آپ تشریف لیجاتے مین ہمرکاب جاتا اور زاد راہ خواجہ اپنے سر پر رکھہ کرسے چلتا جب آپنے میری یہ خدمت ملاحظہ فرمائی دروازہ عطاو کرم کا مجھپر کھول دیا۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا بغیر خدمت و محنت کے کچھہ نہین ملتا۔ جو کچھہ کسی نے حاصل کیا ہے وہ محنت و خدمت سے ہی پایا ہے مرید کو چاہئے کہ ایک ذرہ فرمان پیر سے تجاوز نکرے ہر عمل یا وظیفہ جو ارشاد ہوا سپر خوب مواظبت کرے پیر مرید کے لئے بجائے مشاطہ ہے اُسکا ہر ارشاد واسطے درستگی مرید کے ہوگا۔ میری بہائی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا حال بعینہ مجھسے مشابہ ہے آپنے بہی دس سال تک سفر و حضر مین اپنے پیر کی خدمت کی جب راہ چلتے زاد سفر اپنے سر پر رکھہ لیتے اُسکا فائدہ جو انہین حاصل ہوا خارج از بیان ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ مصنفہ حضرت امام ابواللیث سمرقندی مین مرقوم ہے کہ ہر روز دو فرشتہ آسمان سے زمین پر اُترتے ہین ایک خانہ کعبہ کی چہت پر کہڑا ہو کر ندا کرتا ہے کہ ای بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش و ہوش سنو کہ جس کسی نے فرض خدا ادا نہین کیا۔ ذمہ خدا کا اُس سے بری ہے۔ دوسرا فرشتہ بام خطیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہڑا ہوتا ہے اور ندا کرتا ہے کہ اے بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جس کسی نے سنت رسول مقبول صلعم ادا نہین کی وہ بروز قیامت آپ کی شفاعت سے بی بہرہ رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مین مسجد کنکری واقع بغداد مین برابر اولیاء بغداد حاضر تہا حکایت کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا بوقت وضو ہو رہی تہی یہ امر مسنون ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ترغیب دی ہے نے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو واسطے کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا کے جو شخص ایسا کریگا حق تعالی اُسکی انگلیون کبہی شفاعت سے بے بہرہ نرکہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ مین اور خواجہ اجل شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ایک جا بیٹھے تہے۔ وقت نماز شام کا تہا خواجہ اجل شیرازی نے تجدید وضو کی اتفاق سے انگشتہاے دست و پا مین خلال کرنا بہول گئے ہاتف غیب نے آواز

دی کہ ای اجل دعوی دوستی ہماری نبی کا کرتے ہو اور اُسکی اُمت مین سے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکی سنت کو سہو کیا۔ خواجہ اجل مجھسے ذکر کرتے تھے کہ جب سے مین نے یہ آواز سنی ہے کمر اوپر ادا کرنے تمام سنتہائے رسول مقبول صلعم کے چست باندھی ہے جب تک خواجہ اجل زندہ رہے ایک سنت بھی اُسنے فرو گذاشت نہین ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خاطر عاطر خواجہ اجل رح کی اس واقعہ کے بعد از حد متفکر رہتی تھی مین نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جب سے واقعہ سہو خلال انگشتان دست و پا سرزد ہوا ہے مجھے شرم دامنگیر ہے کہ کل روز حشر کس منہ سے خواجہ عالم فخر بنی آدم کے روبرو ہونگا۔ بعدہ یہ ارشاد فرمایا کہ کتاب صلوٰۃ مسعودی مین بروایت ابوہریرہ رضہ لکھا ہے کہ ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور یہی سنت انبیاء پیشین کی تھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر عضو وضو کو وضو مین تین تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے۔ اس سے زیادہ دھونا مجھپر ستم کرنا ہے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ آپسے دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہاتھہ کو وضو مین تیسری دفعہ دھونا بھول گئے جب رات ہوئی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ ای فضیل تم سے تو یہ بعید تھا کہ میری سنت کو سہو کرو۔ خواجہ فضیل رح فرماتے ہین کہ مین یہ خواب دیکھہ خوف زدہ ہوا اُٹھہ کھڑا ہوا از سر نو وضو کیا اور اس امر کی کفارت کے لئے پانچ سو رکعتین روزمرہ ایک سال تک پڑھنا لازم گردانین۔ بعدہ ارشاد فرمایا مردان خدا کا ایک گروہ ہے جو ہر رات با وضو سوتے ہین۔ حق تبارک وتعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اُس با وضو سونے والے کے حق مین دعای خیر و مغفرت کرتا رہے تا اینکہ وہ خوابیدہ بیدار ہو دعا اُس فرشتہ کی یہ ہے کہ ایخدا بخش اور معاف فرما گناہ اس بندہ کے جو بطہارت نیک سوتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا شرح عارفان مین مسطور ہے کہ جب بندہ با وضو سوتا ہے اُسکے جان کو آسمانون پر عرش کے تلے لے جاتے ہین فرمان الہی ہوتا ہے کہ نیا خلعت پہناؤ روح خلعت پہنکر سجدہ کرتی ہے پھر فرمان الہی ہوتا ہی کہ اسے پھیر لیجاؤ کہ یہ نیک بندہ ہے۔ اور جو بلی طہارت سوتا ہے

اُسکی جان کو آسمان اول تک لیجاتے ہین اور پہر وہین سے یہ کہتے ہوئے اُٹھا لاتے ہین کہ یہ اس
لایق نہین جو اسے اوپر لیجاوین عرش کے تلے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے الیمین للوجہ والیسار للمقعد یعنے داہنا ہاتہہ واسطے مونہہ کے ہے اور بایان واسطے
مقعد کے - اسکے بعد ارشاد فرمایا جب مسجد مین جاوین مسنون ہے کہ پہلے داہنا پیر مسجد مین رکہین
اور بوقت واپسی بایان پیر پہلے نکالین اُسی وقت ایک حکایت موافق امر مذکورہ بالا بیان فرمائی
کہ ایک بار حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت دخول مسجد اپنا بایان پیر سہواً اندر رکہہ
دیا آواز آئی کہ ای ثور ایسی بی ادبی سے خدا کے گہر مین نہ آنا چاہیے جیسے تم آئے اُس روز سے
حضرت سفیان رح ثوری کا نام سفیان ثوری پڑ گیا ورنہ پہلے نرا سفیان ہی تہا - اسکے بعد گفتگو معارف
الہی کے بارہ مین ہوئی اُنکے احوالات اور مقامات کا ذکر آیا - ارشاد فرمایا کہ عارف اُسے کہتے ہین
کہ ہر روز صدہا تجلیات عالم غیب سے ہون اور ایک ہی وقت مین ہزارہا تجلیات اور حالات دمبدم
اُسپر ہویدا ہون وہ اُن سب مین نور الہی کے سوا اور کچہہ بہی نہ دیکہے اور نہ خاطر مین لاوے - اسکے بعد
دوبارہ فرمایا عارف وہ ہے جو تمام علم جانے اور عقل سے صد ہزار معانی بیان کرے اور جمیع دقایق
محبت کا جواب دیوے اور ہر وقت معانی کے بحر مین غوطہ لگا کر وہ موتی جو انوار الہی کا دریای
معرفت مین ہے حاصل کرے اور اُسے آگے جوہریان صاحب بصر کے پیش کرے جب وہ اُسے
دیکہین پسند کرین تب جانو کہ وہ عارف الہی ہے - بعدہ بیان فرمایا کہ عارف ہر وقت ولولۂ عشق ہی
مین سرشار رہتا ہے اگر کہڑا ہے تو دوست ہی کی عشق و وہم مین کہڑا ہے اور بیٹہا ہے تو اسیکا
ذکر کر رہا ہے اور جو سویا ہے تو اُسی خیال دوست مین بیخبر ہے اگر جاگتا ہے تو اُسی دہن
مین ہے - ازان بعد فرمایا کہ اہل عشق جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہین اُسی جگہہ پر اشراق
کے وقت تک بیٹہے رہتے ہین مقصود انکا اسمین یہ ہے کہ دوست کی نگاہ قبولیت پڑے اور
انوار اور تجلیات دمبدم اُنپر زیادہ ہون - بعدہ فرمایا جو شخص نماز صبح سے فارغ ہوکر اُسی
جگہہ اس نیت سے بیٹہا رہے کہ نماز اشراق پڑہکر اُٹہے - حق تعالی ایک فرشتہ روانہ فرماتا ہے

که اُس وقت تک اُسکے پاس بیٹھہ کر دعای خیر و مغفرت کرتا رہے تا اینکه وہ نماز اشراق سے فارغ
ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا که کتاب عمدہ مین سید الطایفه جنید بغدادی رحمة الله علیه نے تحریر کیا ہے
که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے ایک روز شیطان علیه اللعنة کو دیکھا که دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا
ہے آپنے دریافت کیا اُس مردود نے جواب دیا که مین آپکی اُمت کی چار باتون سے ازحد تنگ ہو گیا ہون
منجملہ اُسکے اول یہ ہے که آپکی اُمت مین موذن ہین وقت نماز آنے پر اذان دیتے ہین جو شخص
اذان سنتا ہے جواب اذان مین مصروف ہو جاتا ہے اور تیاری نماز کرتا ہے اذان دینے والا
اور سننے والے سب بخشے جاتے ہین دوسرا سبب یہ ہے که اسپ غازیون کے ہنہناتے ہین اور وہ
تکبیرین کہتے ہوئی راہ خدا مین میان جنگ مین در آتے ہین فرمان خدا تعالی ہوتا ہے که مین نے
اُنکو اُنکے اہل سمیت بخشدیا تیسرا سبب کسب حلال درویشو نکا ہے وہ اپنے کسب حلال مین
سے حصہ اورون کو بھی دیتے ہین خدا تعالے ان کو بھی ان درویشون کی وجہ سے بخشدیتا
ہے۔ چوتھے میری کمر ان لوگون کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑہکر اشراق کیوقت
تک اُسی جگہہ بیٹھے رہتے ہین۔ جب مین فرشتون مین رہتا تہا اُس وقت مین نے ایک صحیفہ مین
لکہا دیکہا تہا که جو شخص نماز صبح پڑہکر اُسی جگہہ بیٹہا رہے یہان تک که آفتاب نکل آوے اور وہ نماز
اشراق پڑہے حق تعالی اُسے معہ ستر ہزار آدمیون کے جو اُسکے اہل سے ہون بخشدیتا ہے۔
اسکے بعد فرمایا فقه الاکبر مین بروایت امام اعظم ابو حنیفه کوفی رحمة الله علیه لکہا ہے که ایک کفن چور
جسنے چالیس سال تک کفن چورے تہے قضاء الہی سے مر گیا اُسکے مرنے پر لوگون نے خواب
مین دیکہا۔ که بہشت برین مین خرامان ہے۔ پوچہا یہ درجہ تو نے کہان سے حاصل کیا۔ جواب دیا
میری پاس کوئی عمل خیر بجز نماز پڑہنے اور نماز صبح سے فارغ ہو کر اشراق تک مصلے پر قرار
پکڑنے کے نہ تہا حقتعالی جلشانه و عم نواله نے میری یہ عبادت قبول فرمائی اور میرے سارے
گناہ بخشدئے۔ اسکے بعد فرمایا که عارفون پر ایک حال ہوتا ہے اُس وقت وہ قدم زنی کرتے
ہین ایک قدم مین حجاب عظمت سے گذر کر حجاب کبریائی تک پہونچتے ہین اور دوسرے قدم مین

واپس آجاتے ہیں یہہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہہ
پڑہے فرمانے لگے کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے کاملون کا درجہ اور ہے اُسے خدا تعالی کی ہی جانتا ہے
معلوم ایک قدم مین کہان تک جاتے ہین اور دوسرے مین کہانسے واپس آتے ہین اسکا
کچھ حال معلوم نہین۔ فقط۔

مجلس دوم۔ روز پنجشنبہ دولت پائبوسی میسر ہوی گفتگو درباب جنابت یعنے ناپاکی ہو رہی
تھی۔ مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بہی حاضر خدمت شریف
تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا جنابت بال بال مین ہوتی ہے پس جنب کو لازم ہے کہ ہر بال کے
نیچے پانی پہونچاوے اور تمام بالون کو تر کرے اگر ایک بال بہی ایسا رہ جاویگا جسکی جڑ مین پانی
نہ پہونچا ہو روز حشر بدن اُس سے دشمنی کریگا۔ اسکے بعد فرمایا فتاوے ظہیریہ مین لکہا ہے کہ
مونہہ آدمی کا پاک ہے۔ جب کوئی جنب ہو اور پانی پیوے تو پانی ناپاک نہین ہوتا جو کچہہ اس سے
جاویگا ناپاک نہوگا اگرچہ بے طہارت ہو یا ناپاک ہو یا حایض ہو یا مومن ہو یا کافر مونہہ ہر حالت مین
مونہہ پاک رہتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی نے
سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی ناپاک ہو اور موسم گرما مین ہوا چلتی ہو جس سے اوسے پسینا
اوے اور وہ پسینا اُسکے کپڑون مین لگے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاوینگے آپنے جواباً فرمایا نہین
ناپاک نہونگے اور لعاب دہن ناپاک ہے۔ یعنے اگر جنب کا تہوک کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہوگا
بعدہ ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جب بوجہہ
زلت حضرت آدم علیہ السلام بہشت برین سے دنیا مین اُتارے گئے اور اتفاق صحبت حضرت حوا علیہا
السلام سے ہوا حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور حضرت آدمؑ سے کہا اُٹھئے اور غسل فرمائیے
حضرت نے غسل کیا۔ خوشی اور فرحت حاصل ہوئی آپنے فرمایا کہ ای بہائی جبریل کیا اسکی
مزدوری اور مکافات بہی ہے جبرئیل نے جواب دیا بیشک بہت بڑا ثواب ہے ہر ایک بال کا
جو اسکے کالبد مبارک مین ہے بدلے اُسکے ثواب عبادت ایک ایک سال کا ملیگا اور بتعداد ایک ایک

قطرہ کے خدا تعالے ایک ایک فرشتہ پیدا کریگا جو تا روز قیامت یاد خدا مین زندہ رہیگا اور ثواب
اُس فرشتہ کی عبادت کا آپکو ملیگا اسکے بعد حضرت آدم ؑ نے دریافت فرمایا کہ اے بھائی جبریل یہ ثواب
خاص میری ہی لئے مخصوص ہے یا میری اولاد کے واسطے بھی حضرت جبریل ؑ نے جواب دیا
یہی ثواب آپکی اولاد کے واسطے بھی ہے جو مسلمان ایماندار ہون جب وہ غسل حلال سے کرینگے وہ
بھی سارا ثواب مذکورہ بالا پاوینگے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نے ان فوائد کو تمام کیا آنکھون مین آنسو
بھر لائے اور فرمایا یہ نعمت عظمےٰ صرف اُن ہی لوگون کے لئے ہے جو غسل حلال سے کرتے ہین لیکن
ایک بڑا گروہ ہے کہ وہ اس دولت سے بی بہرہ ہے اور غسل اسکا اکثر حرام سے ہوتا ہے جب کوئی
اُن مین سے غسل حرام سے کرتا ہے اللہ تعالے اُسکے نامہ اعمال مین گناہان یکسالہ ثبت فرماتا ہے
اور اُسکے ہر قطرہ سے ایک ایک دیو پیدا ہوتا ہے کہ وہ تا قیامت زندہ رہکر بُرے اعمال کرتا ہے اور
سب اُس زنا سے غسل کرنے والے کے نامہ اعمال مین لکھے جاتے ہین۔ اسکے بعد فرمایا اول طریقہ
چلنے والون راہ شریعت کا یہ ہے کہ جب آدمی شریعت قایم کرلے اور کوئی بات خلاف شریعت
اُس سے سرزد ہو تب وہ دوسرے پایہ پر پہونچیگا جسکا نام طریقت ہے جب وہ اسمین ثابت رہے
اور جیسے کہ طریق طریقت مین بجا لاوے اور اُسنے تجاوز نکرے درجہ معرفت مین پہونچیگا۔ جب درجہ
معرفت مین پہونچا اس جگہہ شناخت اور آشنائی ہوتی ہے جب اُسمین بھی پورا اُترا تو آگے اسکے
مرتبہ حقیقت کا ہے جب اس مرتبہ مین پہونچا جو کچھہ طلب کریگا پاویگا۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ
کی زبانی مین نے سنا وہ فرماتے تھے کہ عارف وہ ہے جو تمام مقامات طے کرکے مقام فردانیت
مین پہونچے کر سب سے بیگانہ ہوجاوے اُسی وقت یہ ذکر فرمایا کہ نماز خدا تعالی کی امانت ہے اُسکے بندون کے
نزدیک پس بندون کو لازم ہے کہ اُسکو ایسا رکہین جیسا رکھنے کا حق ہے اور کوئی خیانت اُسمین
نکرین۔ بعدہ ارشاد فرمایا جب آدمی نماز پڑہے اُسے لازم ہے کہ رکوع و سجود کامل کرے بغیر اللہ
تمام بجا لاوے اور ارکان نماز کا خوب خیال رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا صلوٰۃ مسعودی مین لکھا
ہے کہ جب آدمی نماز کو بصحت ارکان ادا کرتا ہے فرشتے اُسکی نماز کو آسمان مین لے جاتے

ہین اس وقت اس سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے دروازے آسمان کے کہل جاتے ہین پہر
اس نماز کو عرش کے تلے لیجاتے ہین حکم ہوتا ہے سجدہ کرا ور بخشش چاہ اُس نماز پڑہنے والے کے
جسنے مجھے بصحت ارکان ادا کیا ہے یہ فواید بیان کر کے حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بہر
لائے اور فرمایا افسوس ہے اوپر حال اُن لوگون کے جو ارکان نماز پورے طور پر ادا نہین کرتے
اور اُسکے ادا کرنے مین دیر کرتے ہین جب فرشتہ اُنکی نماز کو اوپر لیجاتے ہین دروازہ آسمان
کہلتا ہے فرمان ہوتا ہے کہ اس نماز کو اوپر نہ لیجاؤ واپس لیجاؤ اور اس پڑہنے والے کے منہ
پر مارو پس نماز زبان حال سے کہتی ہے افسوس ضایع کیا تونے۔ اسکے بعد حکایت بیان
فرمائی کہ ایک وقت مین نے بخارا مین دستار بندون کی زبانی یہ حکایت سنی کہ پیغمبر صلعم نے
ایک آدمی کو جو نماز پڑہ رہا تہا دیکہا وہ ارکان نماز پورے طور سے ادا نہ کرتا تہا آپ یہ دیکہکر
اُسکے متصل ٹہیرے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا آپنے فرمایا تم کب سے ایسی نماز پڑہتے
ہو اُسنے جواب دیا یا رسول اللہ قریب چار سال سے اسی طرح نماز پڑہتا ہون حضرت رسول
مقبول صلعم یہ سنکر آنسو بہر لائے اور اس شخص سے فرمایا کہ تونے اپنی عمر ضایع کی اگر درمیان ان
چار برس کے مرتا میری سنت پر نہ مرتا۔ اسکے بعد فرمایا مین نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی
قدس سرہٗ کہ قیامت کے روز تمام انبیا اور اولیا و دیگر مسلمان اگر پیش نماز مین کامل نکلے تو چہوٹ
گئے دوزخ کی آنچ سے بچے اور جو اس مین کامل نہوا دوزخ مین گیا۔ اسکے بعد بیان فرمایا کہ میرا
گذر ایک شہر مین جسکا نام مجہے فراموش ہوگیا ہے ہوا الا ملک شام کے نزدیک ہے اس شہر کے باہر
ایک غار تہا ایک بزرگ اُسمین سکونت پذیر تہے نام نامی اُنکا شیخ محمد الواحد الغزنوی تہا بخوف
اور ہیبت الٰہی نے اُنکے بدن پر گوشت و پوست تک نچہوڑا تہا صرف ہڈیان ہی باقی تہی ایک سجادہ
متمکن تہے دو شیر دروازہ کی چوکسی کرتے تہے مین اُنکی ملاقات کے واسطے گیا مگر اُن دونون
شیرون کی ہیبت سے اندر جانیکی ہمت نہ پڑی شیخ صاحب نے مجھے دیکہا فرمایا اندر آؤ اور مت
ڈرو مین یہ سنکر اندر گیا اور زمین ادب چومکر بیٹہا پہلی بات جو آپنے فرمائی یہ تہی کہ جب تم بہی قصد کسی چیز

کانڑوگے وہ بہی تمہارا قصد کریگی - پہر فرمایا جسکے دل مین خوف خدا ہوتا ہے ہر چیز اُس سے ڈرتی ہی -
شیر کی کیا اصل ہے جو اس سے نڈرے الغرض اسیطرح کی بہت سے لطائف بیان فرمائے
پہر فرمایا ای درویش کہان سے آنا ہوا ہے مین نے جواب دیا بغداد سے آتا ہون فرمایا خوش
آئے لیکن مناسب ہے کہ درویشون کی خدمت کرتے رہو کہ تمکو بہی مذاق درویشی حاصل ہو -
مجہے کئی برس اس غار مین رہتے ہوے گذر گئے تمام دُنیا سے عزلت اختیار کرکے اس غار
مین چہپا بیٹہا ہون ایک بات سے ایسا ڈرا ہون کہ رات دن رُلاتے گذرتا ہے مین نے پوچہا حضرت
وہ کونسی بات ہے فرمایا نماز ہے جسوقت ادا کرتا ہون ادا کرنیکے بعد مجہے بہت بڑا خوف معلوم
ہوتا ہے مبادا کوی شرط فروگذاشت ہوگئی ہو اور میری اسقدر محنت اکارت جا کر یہی نماز موجب
عتاب ہو پس ای درویش اگر خود کو حق نماز سے باہر نکالا بہت بڑا کام کیا ورنہ عمر مفت مین زائل
کی - اسکے بعد ارشاد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کوئی گناہ بہت بڑا خدا تعالی کے نزدیک
ارکان نماز کو پورے طور پر ادا کرنے سے زیادہ نہین ہے جو شخص حق نماز ادا کریگا جگہہ اُسکی
زبانیہ ہوگی جو دوزخ مین ایک بڑا سخت مکان ہے اور تم جو مجہے بغیر گوشت و پوست کے دیکہتے
ہو یہ اسی سبب سے ہے مجہے کچہہ معلوم نہین خدا تعالی میری نماز قبول فرماتا ہے یا نہین یہ بیان
فرما کر مجہے ایک سیب دیا اور فرمایا کوشش کرو کہ عہدہ نماز سے باہر آؤ اگر باہر آئے رستگار ہوگے
ورنہ کل بروز حشر ایسی شرمساری ہوگی جس سے کسیکو مونہہ نہ دکہلا سکو گے اسکے بعد حضرت نے
آنکہون مین آنسو بہر لائے اور فرمایا ای درویش نماز ستون دین کا ہے اور رکن ستون نماز ہے
اگر ستون قایم رہیگا گہر کہڑا رہیگا - جب ستون ہی نکل جاویگا گہر گر پڑیگا - پس جسنے نماز مین خلل
ڈالا اسنے اپنے دین و اسلام کو خراب کیا - اسکے بعد فرمایا شرح صلوۃ مسعودی مین امام زاہد رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے ایسی تاکید کسی اور چیز کی نہین فرمائی جتنی نماز کی فرمائی ہے
اسکے بعد فرمایا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے قران شریف مین جا بجا
نصیحتین کی ہین بعضے بطور خطاب اور بعضے بطور مدح اور بعضے بر سبیل ترغیب و تحریص بعض

خوف دلانے والی ہین اور نماز کے واسطے حق تعالی عزوجل نے سات سو مرتبہ فرمایا ہے کہ قایم رکھو نماز جو ستون دین کا ہے پہر فرمایا تفسیر معروف کرخی مین لکہا ہے کہ روز حشر پچاس جگہ ٹہراو کی ہوگی - وہان پچاس چیزون کا حساب ہوگا - اگر وہان سب سے بندہ بار اتر گیا - بچا ورنہ دوزخ مین جاویگا سب سے زیادہ سخت جگہہ ٹہراو کی حساب نماز کی جگہہ ہے جو اس سے بچا وہ بچا اسکا دوسرا موقف ہے وہان نماز فریضہ کا حساب ہوگا - اگر اسکے عہد سے باہر آیا اچہی بات ہے ورنہ سو کلون کے ہمراہ دوزخ بہیجا جاویگا - دوسرے موقف سے بچے ہوے تیسری ٹہراو کی جگہہ جاوینگے وہان پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی سنتون کی پوچہہ ہوگی - اگر وہان بچا بچا ورنہ سو کلون کے ہمراہ رسول کے روبرو بہیجا جاویگا کہ یہ آپکا امتی ہے جسنے آپکی سنن ادا نہین کی جب آپ یہ بیان فرما چکے ہاے ہاے کر کے رو پڑے اور فرمایا افسوس ہے اُس شخص پر جو بروز قیامت آپ سے شرمندہ ہوا اُسکی جگہہ کہان ہوگی جو آپسے شرمندہ ہو گا کہان جاویگا - بعد اسکے حضرت خواجہ خاموش ہو رہے مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علے ذلک -

مجلس سوم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی - چند نفر درویش سمرقندی آئے ہوئے تہے حضوری مین باریاب ہوے اسکے بعد مولانا بہاؤالدین بخاری جو ملازم صحبت حضرت خواجہ تہے آئے اور بیٹہے انکے بعد شیخ احمد کرمانی تشریف لائے اور اپنی جگہہ قیام پکڑا گفتگو اس امر مین واقع ہوی کہ نماز مین تاخیر کرنی چاہیئے یا تقدیم آپنے ارشاد فرمایا زہے سعادت اُن مسلمانون کی جو نماز کیوقت مین تاخیر نہین کرتے وقت مقررہ پر ادا کرتے ہین اور ہزارون افسوس اُن مسلمانون پر جو بندگی مولا مین تقصیر کرتے ہین - اسکے بعد ارشاد فرمایا میرا گذر ایک شہر مین جسکا نام مجہے یاد نہین ہوا اُس شہر کے مسلمانون کی رسم تہی نماز کے وقت آنیسے پہلے تیاری نماز مین مصروف ہو جاتے تہے اور انتظار جماعت و وقت کرتے تہے مین نے اُن لوگون سے دریافت کیا کیا بات ہے جو تم لوگ وقت سے پہلے ہی مستعد ہو جاتے ہو جواب دیا اسکا سبب یہ ہے کہ جب وقت نماز آوے ہم سب فوراً نماز مین مصروف ہوا دا کرین اور جو ہم پیش از وقت مستعد نہونگے لامحالہ طیاری کو نہین دیر لگیگی -

شاید وقت تنگ ہو جاوے یا گذر جاوے ہم لوگ قیامت کی شرمندگی سے از حد خائف ہین اور
ڈرتے ہین کر مبادا ایسا امر سرزد ہو جاوے کہ پیغمبر کی روبرو جانے سے شرمندگی حاصل
ہو۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے جلدی کرو توبہ کرنے مین قبل اس سے کہ تمکو موت آوے
اور جلدی کرو نماز پڑہنے مین شاید کہ وقت نکل جاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کتاب روضہ مصنفہ
امام یحیےٰ حسن زندوسی کی ہے مین نے لکہا دیکہا ہے اور اپنے اُستاد مولانا حسام الدین محمد بخاری
کو فرماتے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگترین گناہون مین جمع کرنا دو
نماز کا ہے کہ دو وقت کی نماز ایک وقت ضم کرکے پڑہے بعدہ ارشاد فرمایا ایک دفعہ مین حضرت خواجہ عثمان
ہرونی قدس سرہٗ کی خدمت مین حاضر تہا آپ فرماتے تہے کہ ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تاخیر کرے نماز مین آفتاب ڈوبنے تک یا اسوقت تک کہ رنگ
آفتاب کا متغیر ہو جاوے اُسکے حال پر صد ہزار افسوس ہے پس سب یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ
کوئی وقت مقرر فرما دیجئے آپنے ارشاد فرمایا وقت یہی ہے کہ تغیر رنگ مین نہ ہوا ہو اور روشن
رہے اپنے رنگ پر یعنے زردی نہو موسم گرما مین اور موسم سرما مین بہی یہی حکم ہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا ہدایہ مین یہ حدیث درج ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز صبح ایسے
وقت پڑہو کہ روشن تر ہو تمہین زیادہ ثواب ملیگا۔ اور دربارہ نماز پیشین یعنے ظہر کے یہ حکم ہے موسم
گرما مین تاخیر کرو کہ ہوا ٹہنڈی ہو جاوے یہ حکم صرف موسم گرما کے لئے ہے اور موسم سرما کے لئے
وہی معمولی حکم ہے جب زوال ہو جاوے نماز ظہر ادا کرو۔ اس موقعہ پر آپنے ایک دوسری حدیث
پڑہی جسکا ترجمہ یہ ہے موسم گرما مین نماز اُس وقت پڑہو کہ خنکی آنے لگے کیونکہ شدت گرمی دوزخ
کے مونہہ کہلنے سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکمرتبہ حضرت بایزید رحمہ سے نماز صبح قضا ہو گئی
آپ اتنا روئے کہ ہاتف نے آواز دی ای بایزید لوجہہ اس گریہ وزاری کے حق تعالے نے ہزار
نمازون کا ثواب تمہارے نامہ اعمال مین درج فرمایا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا جو شخص پانچون
وقت کی نماز دوامی طور سے پڑہتا رہے اُسکے وقتون پر تو قیامت کیروز نماز اُس شخص کے آگے

آگے روانہ ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے نماز نہ پڑہی اُسکے
ایمان نہ تہا یعنے جو نماز نہ پڑہے اُسکے ایمان نہیں ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ عثمان
ہرونی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام زاہد رح نے تفسیر آیہ کریمہ فویل للمصلین الذین عن صلوتہم
ساہون مین تحریر فرمایا ہے کہ ویل ایک کنوان یا میدان دوزخ مین ہے اُس سے زیادہ کسی دوزخ
مین سخت عذاب نہین ہے اور وہ عذاب اُن لوگون کے واسطے ہوگا جو نماز کو اُسکے وقت پر نہین
پڑہتے - اور ویل کی تفسیر مین امام زاہد نے فرمایا کہ ویل نے سختی عذاب سے نالان ہوکر ستر ہزار مرتبہ
بارگاہ الہی مین عذر کیا کہ بار خدایا اتنا سخت عذاب کن لوگون کے لئے ہی فرمان ہوا کہ واسطے اُن لوگو
کے ہی - جو نماز کو اپنے وقت پر نہین پڑہتے - او قت ٹالتے ہین - اسکے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک مرتبہ نماز مغرب ادا کی اور آسمان کو دیکہا تارے نکلے پائے آپ گہر چلے گئے اور اُسکی کفارت
مین غلام آزاد کیا اور اسکا سبب یہ تہا کہ آفتاب کے ڈوبتے ہی نماز مغرب پڑہنا سنت ہے اور دیر کر
پڑہنا مکروہ - اسکے بعد گفتگو دربارہ صدقہ کے ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی بہوکے کو پیٹ بہر کہانا
حق سبحانہ تعالے قیامت کے روز اُسکے اور دوزخ کے درمیان سات پردے کہڑے کر دیگا کہ راہ
درمیان ہر پردہ کے پانچ پانچ سو برس کی ہوگی اسکے بعد گفتگو قسم کہانے کی بابت مین آئی - آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہاتا ہے اپنے خانمان کو ویران کرتا ہے کہ ذخیرہ برکت کا اُسکے
گہر سے اُٹہا لیتے ہین - اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ مین نے جامع مسجد بغداد مین مولانا عماد الدین
کو جو بڑے بزرگ تہے وعظ مین یہ کہتے سنا کہ ایکدفعہ خدا تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے
وصف دوزخ کا بیان فرمایا کہ اے موسے دوزخ مین ایک مکان بنایا گیا ہے کہ نام اُسکا ہاویہ ہے
اور یہ ہاویہ ساتوین دوزخ مین بڑے سخت عذاب کی جگہہ ہے اندہیرا نہایت سخت اور سانپ
اور بچہو سے بہرا ہوا ہے اور بیشتر اسمین نہرین ہین کہ ہر روز گرم کئے جاتے ہین - اے موسی اگر ایک قطرہ
اُس تکلیف کا دنیا مین پڑے تمام دنیا کا پانی سوکہہ جاوے اور پہاڑ پگہل کر بہہ جاوین اور گرمی سے
ساتون زمین پہٹ پڑین - اے موسے یہ عذاب واسطے دو گروہون کے پیدا کیا گیا ہے ایک واسطے اُن

لوگون کے جو نماز نہین پڑہتے دوسرے واسطے اُس گروہ کے جو میرے نام کی جہوٹی قسم کہاتے ہین۔ اسکے بعد فرمایا محمد اسلم طوسی نام ایک بڑے بزرگ تہے ایک مرتبہ اُنہون نے بحالت بیہوشی قسم یاد کی جب ہوشیار ہوے لوگون سے پوچہا کیا مین نے قسم کہائی جواباً عرض کیا ہان۔ فرمایا آج میرے نفس نے سرکشی کی سچی قسم خدای بزرگ کی کہائی اب پہر کہا ولگا جب عادت ہوجاویگی روز کہانے لگیگا۔ بعدہ قسم کہائی جب تک زندہ رہونگا کسی سے بات نکرونگا۔ اس واقعہ کی بعد چالیس برس تک زندہ رہے اور اس قسم کا ایسا حق نبہایا کہ کسی سے کبہی بات نہ کی مولف کتاب حضرت خواجہ قطب صاحب فرماتے ہین۔ کہ مین نے حضرت خواجہ بزرگ سے دریافت کیا کہ جب اُنہین کسی قسم کی احتیاج واقعہ ہوتی ہوگی وہ کسطرح رفع فرماتے ہونگے۔ حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ برکاتہٗ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بذریعہ اشارہ کے رفع حاجت کرلیتے تہے یعنے بذریعہ اشارہ احتیاج کرتے جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بہیہ تمام کئے مشغول اِلی اللہ ہوئے دُعاگو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئے فقط۔

مجلس چہارم۔ روز دوشنبہ سعادت قدموسی میسر ہوئی اُس روز شیخ شہاب الدین عمرؒ خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخرزیؒ واسطے ملاقات کے تشریف لاے تہے گفتگو اس بارہ مین ہوئی کہ صادق محبت مین کون ہے آپنے ارشاد فرمایا صادق محبت مین وہ ہے کہ جب بلا دوست کی جانب سے آوے وہ اُسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔ بعد اسکے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے کہا کہ عالم شوق واشتیاق کا اُسپر اس طرحسے غالب ہو کہ ہزارہا تیغ اُسکے سرپر پڑین تو خبر نہو۔ اسکے بعد خواجہ اجل شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہی کہ اگر ذرہ ذرہ کرکے جلا یا جاوے یہان تک کہ راکہہ ہو جاوے اور دم نمارے وہی صادق ہے بعد اسکے شیخ سیف الدین باخرزی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ ہمیشہ اُسے خبر مین ہو نہچی رہین اور وہ مشاہدہ دوست مین سبکو بہولا رہے اور کوئی اثر اُسپر پیدا نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ تقواہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قول آخری شیخ سیف الدین باخرزی کا مشابہ

بقول دوم شیخ شہاب الدین ہے کیونکہ مین نے آثار اولیا مین لکھا دیکھا ہے کہ ایکمرتبہ رابعہ بصری اور
حسن بصری اور مالک بن دینار اور خواجہ شفیق بلخی بصرہ مین ایک جا متمکن تھے اور یہی ذکر ہو رہا
تہا حضرت مالک بن دینار رح نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ جو بلا اور جفا دوست کیطرف
سے پہونچے وہ اسمین راضی رہے۔ رابعہ بصری نے فرمایا اس سے زیادہ اور ہونا چاہئے
تب خواجہ شفیق بلخی نے فرمایا کہ دوستی مولا مین صادق وہ شخص ہے اگر اسے مارین اور ذرہ ذرہ
کر ڈالین تو بہی اُسے خبر نہو۔ پہر حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ صادق دوستی مولا مین وہی
کہ جب اُسے دکہہ یا درد پہونچے وہ اُسپر صبر کرے۔ رابعہ بصری نے فرمایا ای خواجہ اس سے
بوی منی آتی ہے۔ بعد اسکے حضرت رابعہ بصری نے فرمایا۔ دوستی مولا مین صادق وہ ہے
جب اُسے دکہہ یا درد پہونچے وہ اُسمین بہی اُسے نہ بہولے۔ بڑا صادق ہے تب خواجہ حسن نے
فرمایا مجہے بہی اقرار ہے۔ اور شیخ سیف الدین باخرزی نے کہا سخن محبت مین یہی ہے۔ اسکے
بعد گفتگو خندہ کرنیکی بارہ مین واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل خندہ قہقہہ ہے کہ ایک گناہان
کبیرہ مین سے ہے اور درمیان اہل سلوک کے خندہ قہقہہ کو کہتے ہین۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا
اول بازی خندہ اور قہقہہ ہے اور قبرستان مین ہنسنا منع آیا ہے۔ کہ وہ جگہہ عبرت کی ہی نہ کہیل اور
کودکی۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے۔ جب آدمی کا گذر قبرستان مین ہوتا ہے۔ مردے زبان حال سے
کہتے ہین۔ کہ ای غافل اگر تجہے وہ بات معلوم ہوتی جو ہمپر گذری اور تجہپر پیش آنے والی ہے ہر آئینہ گوشت
و پوست تیرا کہیل جاتا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک وقت مین ملک کرمان مین شیخ اوحد الدین
کرمانی کے ہمراہ مسافرت مین تہا ایک بزرگ کو دیکہا جو بڑے صاحب نعمت اور مشغول تہے مین نے ایسا
مشغول کسی اور کو نہین دیکہا۔ الغرض ہم اُنکے پاس گئے سلام عرض کیا۔ دیکہا تو اُنکے بدن مین صرف
روح ہی باقی تہی۔ گوشت و پوست بالکل نہ تہا۔ وہ باتین بہت کم کرتے تہے۔ ہمنے ارادہ کیا کہ اُسے
دریافت حال کرین کہ ایسا حال کیون ہوا ہے۔ اُنہون نے روشن ضمیری سے ہمارا ارادہ دریافت کیا
اور ہمارے سوال کرنیسے پہلے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ ای درویش ایک روز مین مع اپنے ایک

دوست کے قبرستان مین گیا مین اور وہ متصل ایک قبر کے ٹھہرے قضارا اُس جوان سے کوئی بات لہو لعب
کی سرزد ہوئی مجھے ہنسی آئی مجرد ہنسنے کے اُس قبر مین سے جسپر مین بیٹھا تھا - آواز آئی کہ اے غافل جسکو ایسا
سخت مکان درپیش ہوا اور جسکا حریف ملک الموت ہو - اور اس خاک مین جس مین سانپ اور اژدر مین
اسکا گھر ہو - اُسے ہنسنے سے کیا سروکار - جیون ہی مین نے یہ بات سنی آہستہ سے اُٹھا اور اپنے دوست
کو وداع کیا - وہ اپنے گھر گیا مین اس غار مین آیا - اور سکونت اختیار کی اُس روز سے مجھے بڑی ہیبت
ہے اور اس خوف سے میری جان گھلی جاتی ہے آج چالیس برس ہوے کہ نہ مین ہنسا ہون اُور نہ کبھی اُوپر کو
سے سر اُٹھا کر آسمان دیکھا ہے کل روز قیامت ہوگا وہان کیونکر مونہہ دکھلاؤنگا - اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ
عطاء سلمی نام تھے - چالیس برس اُنہون نے بھی آسمان نہ دیکھا تھا شب و روز زار و قطار روتے تھے
لوگون نے سبب اسقدر رونے کا دریافت کیا - آپنے جواب دیا قبر اور قیامت کے ڈر سے میرا یہ حال ہے
اسکے بعد پوچھا آسمان کیون نہین دیکھتے فرمایا مجھے شرم آتی ہے مین نے گناہ بہت کئے اور مجالس مین
قہقہہ بہت مارے ہین اس سبب سے آسمان نہین دیکھتا - اسکے بعد آپنے حضرت خواجہ فتح موصلی کی حکایت
بیان فرمائی کہ وہ بڑے بزرگ علامہ دہر تھے - آٹھ سال سے اسقدر روتے تھی کہ گوشت اُنکے رخسارون
کا نہ گیا تھا جب اُنہون نے انتقال فرمایا لوگون نے خواب مین دیکھا - پوچھا خدا تعالےٰ نے تمہارے ساتھ
کیا سلوک کیا فرمایا مجھے بخشدیا جسوقت مجھے زیر عرش کے تلے لیگئے مین نے نہایت ادب سے ڈرتے
اور کانپتے ہوئے سجدہ کیا خطاب ہوا اے فتح موصلی اتنا کیون روتا تھا کیا مجھے غفار نجانتا تھا - مین
نے پھر سجدہ کیا اور عرض کیا کہ اے بار الہی وہ کون شخص ہے جو تجھے غفار نجانتا ہو - مگر مین ضغطہ گور
و ہیبت قبر اور سختی ملک الموت کیجہتسے روتا تھا - کہ اس تنگ گڑھے مین نمعلوم میرا کیا حال ہوگا اسکے
بعد حق سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جب تو ان امور سے ڈرا ہم نے تجھے سب خوف کیمقامات
سے پناہ دی اسکے بعد ارشاد فرمایا - کہ شیخ ملک سیوستان کے ہمراہی حضرت خواجہ عثمان ہرونی کے
مسافرت مین تھا - ایک روز ہم ایک صومعہ مین پہونچے - اُس مین شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی
رہا کرتے تھے - حد سے زیادہ مشغول رہتے تھے - مین کئی روز اُنکی خدمت مین رہا - جو کوئی اُنکے صومعہ

مین آتا محروم نہ جاتا آپ اندر تشریف لے جاکر کوئی شے لاکر دیتے اور فرماتے کہ میری حق مین دعای خیر کرد
کہ ایمان اپنا بسلامت گور مین لیجاؤن - الغرض وہ بزرگوار جب حال سنتے قبر و موت کا سنتے بید کی مانند کانپتے
اور آنکھون سے خون روانہ ہونے لگتا. گویا چشمہ پانی کا ہے آپکا گریہ دیکھکر سات رات دن نیند نہوتا۔ آپ
آسمان کو دیکھہ دیکھہ روتے تھے۔ آنکے رونیسے رونا آتا تھا جب رونے سے فارغ ہوے اور سکون پکڑا ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا العزیز جسکو موت آنیوالی ہو اور حریف اُسکا مانند ملک الموت کے ہو اُسنے
ہنسنے خوش دل رہنے سے کیا کام - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ العزیز ہو اگر تمہین ذرہ حال اُن لوگونکا جو زیر
خاک سوے ہین اور ایسی کوٹھری جس مین سانپ بچھو بھرے ہوئے ہین - اور وہ اُسمین قید ہین معلوم
ہوجاوے تو اُسکے دریافت کرتے ہی ایسے پگھل جاؤگے جسطرح نمک پانی مین گل جاتا ہے - اسکے بعد
ارشاد فرمایا ایک وقت مین اور ایک بزرگ کامل شہر بصرہ کے قبرستان مین بیٹھے تھے ہمارے متصل ایک
مردہ کو سخت عذاب گور ہو رہا تھا - اُس بزرگ نے جب یہ حال دیکھا زور سے نعرہ مار کر زمین پر گر
پڑے ہم نے اُٹھانا چاہا معلوم ہوا کہ جان قالب سے پرواز کر گئی ہے پھر تھوڑی دیر مین بدن گلکر
پانی ہوکر ناپیدا ہو گیا - مین نے جیسا خوف اُن مین دیکھا تھا کسی اور مین نہین دیکھا اور نہ سنا
اسکے بعد ارشاد فرمایا مجھے بھی اُس روز سے سخت خوف اور ہیبت دامنگیر ہے یہ حکایت تیس برس کی بعد تم
لوگون سے بیان کی العزیز دنیا سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے باز رہو جب یہ فرما چکے دو خرما جو آپکے
سامنے تھے مجھی عنایت فرمائے اور آپ رونے لگے جب ہیبت کا غلبہ زیادہ ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے
یہ چیخین مار کر رونا شروع کیا - اسکے بعد ارشاد فرمایا یہ معاملہ نہایت سخت ہی جو بچا سو بچا اسکے بعد ارشاد
فرمایا قبرستان مین قصداً یعنی کھانا یا پانی پینا یا کسی قسم کا فواکہ کھانا گناہ کبیرہ ہے - اسکے بعد انہی
امر مذکورہ کے مطابق حکایت بیان فرمائی کہ کتاب روضہ مصنفہ حضرت امام یحیی حسن زندویسی رح
مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی مَنْ اَکَلَ فِی الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَھُوَ مَلْعُونٌ اَوْ مُنَافِقٌ یعنے جس
شخص نے کھایا قبرستان مین کھانا یا پیا پانی وہ ملعون ہے یا منافق ہے اسکے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رح
کی حکایت بیان فرمائی کہ آپنے قبرستان مین ایک طائفہ مسلمانونکا دیکھا جو کھانا کھا رہے ہین اور پانی پی رہے تھے

تھے آپ اُنکے نزدیک تشریف لیگئے اور کہا اے لوگو تم منافق ہو یا مسلمان یہ بات اُنہین گران معلوم ہوئی جاکر
کہ آپ کو ایذا پہونچاوین آپنے فرمایا یہ بات مین نے اپنے دلسے نہین کہی پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے جو
شخص قبرستان مین کہانا کہاوے یا پانی پیوے وہ منافق ہے کسواسطے کہ قبرستان مقام ہیبت و عبرت ہے
اس خاک مین کتنے نسل تمہاری اور کتنے تم سے افضل مدفون ہین چیونٹیون نے اُنہین کہا لیا ہے
اُنکی خوبصورتی خاک مین خاک سے یکسان ہوگئی ہے یہ وہ لوگ ہین کہ ہم تم زندون نے اپنے ہاتھ سے
زمین مین سلایا ہے پھر تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے کہ ایسی جگہہ مین کہاؤ پیو آپ یہ فرماکر خاموش ہو رہے
ان باتون کا اثر اُن لوگون کے دلون پر کچھ ایسا ہوا کہ فی الفور توبہ کی اور گستاخی معاف کرائی اور مدت العمر
اپنی توبہ پر ثابت رہے اسکے بعد دوسری حکایت متضمن اسی معنے کے بیان فرمائی کہ کتاب برادین
مین لکھا ہے کہ ایکبار پیغمبر صلعم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ہنسی اور ٹھٹھہ مین مشغول تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے توقف فرمایا اور سلام کیا وہ لوگ آپکو دیکھتے ہی واسطے تعظیم کے کھڑے ہوگئے آپنے اُنسے فرمایا کہ اے
بہائیو کیا تم موت سے نڈر ہوگئے ہو سب نے متفق اللفظ ہوکر بیان کیا خیر یا رسول اللہ موت سے کون نڈر
ہو سکتا ہے آپنے فرمایا جو موت سے ڈرے اُسے ہنسنے اور قہقہہ مارنے سے کیا کام یہ نصیحت رسالت پناہ
کی اُن لوگون پر ایسی کارگر ہوئی کہ آئندہ کسی نے اُن کو ہنستے ہوئے نہ دیکہا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ
نے بیان فرمایا۔ کہ اسقدر انبیاؤن اور اولیاؤن نے جو دُنیا کو ہیچ جانا اور اُسپر لعنت کی اُسکا سبب
یہہ ہے کہ ہیبت گور اور خوف مرگ اُنپر طاری تہا اسکے بعد ارشاد فرمایا تیسرا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ
تحریر فرماتے ہین ایک بہائی مسلمان کو ایذا پہونچانا ہے۔ اس سے بڑہکر اور کوئی گناہ نہین چنانچہ قرآن شریف مین
حق تعالی فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا عَظِيْمًا یعنے جو لوگ
ایذا دیتے ہین مسلمانون کو ناحق بے تحقیق وہ باندہتے ہین بہتان اور گناہ یا بہتان باندہنا یعنے ملامت
ایذا دینی بہائی مسلمان کو موجب سخت ناراضگی خدا کا ہے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا ایک بادشاہ نے بغداد مین
ظلم اور تعدی کا بندگان خدا پر کہولا تہا یہانتک کہ بلا وجہہ ہلاک کرتا اور عذاب دیتا۔ مدت بعد وہی بادشاہ
ظالم کسیجگہ کنکری واقع بغداد کی متصل نظر پڑا سر کے بال بکہرے خاک اُڑاتے بڑی دولت و حشمت

اس سے برگشتہ تہی۔ ایک شخص نے اُسکو پہچانکر پوچہا کیا تو وہی بادشاہ ہی جو مکہ شریف مین لوگون پر ظلم وستم کرتا تہا۔ اُسنے شرمندہ ہوکر کہا ہان مین وہی ہون تمنے مجہے کیونکر پہچانا۔ جواب دیا مین نے تجہے اُسوقت حالت دولت ونعمت مین دیکہا تہا اُسوقت تونے دروازہ ظلم وتعدی کا لوگون پر کہول رکہا تہا خدا کا خوف مطلق نکرتا تہا۔ ملک نے جواب دیا بیشک مین اُسوقت بموجب بندگان خدا کو ستاتا تہا اور انپر ظلم روا رکہتا تہا۔ یہ اُسی ظلم کی سزا ہے۔ اسکے بعد آپنے حکایت بیان فرمائی کہ جس وقت مین بغداد مین تہا دجلہ کے کنارے ایک صومعہ مین گیا۔ اُسمین ایک بزرگ مقیم تہے۔ مین نے سلام کیا اُنہون نے اشارہ سے جواب دیا مُجہہ جانیکو ارشاد فرمایا میری بیٹہہ جا نیپر بیٹہ گیا تہوڑی دیر بعد مجہسے مخاطب ہوی اور فرمایا مجہے پچاس سال ہوے کہ خلق سے تنہائی اختیار کرکے یہان بیٹہا ہون جیسے تم مسافرت کرتے پہرتے ہو اسیطرح مین مسافری کرتا تہا۔ اثناء مسافرت مین میرا گذر ایک شہر مین ہوا۔ ایک مالدار شخص کو دیکہا بازارون مین کہڑا ہوا خلق سے بہاؤتاؤ کرتا تہا اور نہایت سخت گیری عمل مین لاتا تہا۔ اور اپنے گاہکون کو بہت تکلیف دیتا تہا مین اُسپر سے گذرا خاموش چلا گیا اُسے کچہہ نہ کہا ہاتف غیب نے آواز دی کیا ہوجاتا اگر تو خدا کیواسطے اسکو دنیا مردار سے باز رکہتا اور جہڑک دیتا۔ کہ ایسا کام نکر شاید وہ تیرا کہا مان جاتا اور ظلم سے باز آتا جسروز سے یہ آواز سنی ہے نہایت شرمندہ ہون اور اس صومعہ مین مسکن ہے۔ کبہی اسسے باہر قدم نہین نکالا مجہے اس بات کا بڑا خوف ہے کہ روز حشر جب اس معاملہ سے پوچہا جاونگا تو کیا جواب دونگا۔ بس مینے اُسی تاریخ سے قسم کہائی کہ کہین نہ جاونگا جو مجہے کوئی چیز نظر پڑے اور مین اُسکی گواہی مین پکڑا جاؤن جب تکلم ہوئی غیب سے آبخورہ اور دو جو کی روٹیان آئین یہ چیزین ہمارے سامنے ہوا مین پیدا ہوئین مین نے اور اس بزرگ نے باہم بیٹہکر افطاری کی جب مین روانہ ہونیلگا اُس بزرگ نے دو سیب مصلے کی نیچے سے نکالکر حوالہ کئے مین روانہ ہوکر بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو تہا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر فرماتے ہین یہ ہے کہ جب بندہ نام باریتعالی کا سنے یا کلام اللہ پڑہے اور اُسکا دل نرم نہو۔ اور زیادتی ایمان کی اُسکو حاصل نہو۔ ایسا ضرور ہونا چاہیئے اگر وہ عیاذاً باللہ لہو ولعب مین مشغول ہو تو نہایت درجہ خرابی کی بات ہے قرآن مجید مین آیا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

آیاتہ زادتہم ایماناً وعلی ربہم یتوکلون۔ امام زاہد نے اسکی تفسیر مین بیان فرمایا ہے مومن حقیقت مین وہ لوگ
ہین کہ نام خدا کا سنکر انکا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اعتقاد بڑھتا ہے اور جو شخص قرآن شریف پڑھنے مین غفلت کرتا ہے
اُسے تم تحقیق جانو کہ وہ منافق ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ ایک روز مین ایک
طایفہ پر گذرا وہ ذکر خدا تعالے کا کر رہے تھے اور سنتے جاتے تھے۔ اُنکا دل خدا تعالی کا نام سننے سے نرم ہو جاتا
تھا مین ٹھہر گیا اور کہا یہ میسر اگر وہ منافقون کا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ ابراہیم خواص ایسی جماعت پر گذرے
جو بیٹھے ہوے ذکر خدا تعالے کا کر رہے تھے آپنے نام خدا کا لیا بمجرد سننے کے ایسا شوق پیدا ہوا کہ سات
رات دن تک وجد مین بیہوش رہے وجود کی بالکل خبر نہ تھی جب ہوش آتا پھر خدا کا نام مونھہ پر لاتے بعد زبان
سے کہتے اور پھر بیہوش ہو جاتے سات رات دن یہی کیفیت رہی جب ہوش آیا تجدید وضو کی دوگانہ نماز
پڑھی سر سجدہ مین رکھکر یا اللہ کہا اور پھر بیہوش ہوگئے جان بحق ہوئے یہ ذکر فرما کر حضرت خواجہ بھی آنکھون
مین آنسو بھر لائے اور یہ دو بیتین پڑھین ؎ عاشق بہوائی دوست بیہوش بود ؛ وزیاد محبت خویش
مدہوش بود ؛ فردا کہ بحشر خلق حیران ماند ؛ نام تو درون سینہ و گوش بود ؛ - اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ خانقاہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رح مین کئی درویش صاحب کمال آئے ہوے تھے اُس زمانہ
مین بھی وہین تھا۔ ایک روز مجلس سماع قوالون نے ان ہی دو بیتون کو کہنا شروع کیا ہے اور ان لوگون
کو سننے اس رباعی سے ایسا اثر ہوا کہ سات روز تک ہم سب بیہوش رہے جب قوال چاہتے کہ کچھ اور چھیڑین
ہم منع کرتے اور یہی رباعی کہلواتے ہنگام وجد مین دو درویش اُن صاحب کمالون مین سے زمین پر
گری خرقہ زمین پر پڑا رہا اور جسم اُنکا غایب ہوگیا بعد بیان فرمانے ان بی بہا موتیون کے حضرت خواجہ رح
مشغول تلاوت ہوئی خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس پنجم روز دوشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جلال اور شیخ علی سنجری اور خواجہ محمد
چشتی اور بہت سے مشاہیر صوفیائی عظام حاضر تھے۔ گفتگو اس بارہ مین واقع ہوئی کہ پانچ چیزون کا
اگرچہ جداگانہ دیکھی جاوین عبادت ہے مذہب اہل سلوک مین۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُن پانچ امور سے پہلا ما
مونھہ دیکھنا ما اور باپ کا ہے یہ عبادت فرزندون کیواسطے بڑی ثواب کی عبادت ہی فرمایا رسول خدا صلعم نے

جو شخص اپنے ماباپ کا مونہہ لوجہ اللہ دیکھے خدا تعالیٰ اُسکے نامہ اعمال مین ثواب ایک حج مقبول شدہ کا ثبت فرماتا ہے۔ اور جو فرزند اپنے والدین کی قدمبوسی کرے خدا تعالیٰ ہزار برس کی عبادتکا ثواب اسکے نامہ اعمال مین درج فرماتا ہی اور اُسکے کل گناہ بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق فاجر اور مبتلاے آلام تہا۔ جب اُسنے انتقال کیا ایک شب لوگون نے خواب مین دیکہا کہ درمیان حاجیون کے بہشت مین خرامان ہے۔ بڑا تعجب ہوا دریافت کیا یہ دولت کہانسے حاصل ہوی تیرا تو کوئی عمل اس لایق نہ تہا۔ جوابدیا بیشک ایسا ہی حال ہے مگر تمہین معلوم ہوگا کہ میری بوڑہی ما تہی۔ جب مین مکان سے باہر نکلتا اپنی ماکی قدمبوسی کی بعد نکلتا وہ مجہے دعا دیتی خدا تیری مغفرت کرے اور ثواب حاجیون کا دیوے۔ خدای عزوجل نے دعا میری والدہ کی قبول فرمائی مجہے بخشا اور درمیان حاجیون کے جگہہ عنایت فرمائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ تمہین یہ دولت عظمےٰ و نعمت علیا کیونکر حاصل ہوئی آپنے جوابدیا کہ جب مین لڑکا تہا سات برس کا ہونگا مسجد مین پڑہنے جاتا تہا۔ ایک روز یہ آیت میری سبق مین آئی کہ بالوالدین احسانا الی آخرہ اُستاد سے اسکے معنے پوچہے جوابدیا فرمان الٰہی ہے کہ ما اور باپکی خدمت کرو جیسا کہ حق اُسکا ہے مین یہ سنتے ہی بستہ باندہ اپنی والدہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا اے ما آج کے روز مینے یہ آیت پڑہی اور ایسا ہی سنا حکم دیجے کہ تیری خدمت بجا لاؤن والدہ سے بہی ایسا ہی عرض کیا اُن دونون نے میری حق مین دوگانہ نماز پڑہکر دعا کی اور خدا تعالیٰ کے سپرد کیا یہ دولت اُس دعا کی بدولت حاصل ہوئی دوسرا سبب ایک اور ہوا موسم زمستان مین جبکہ برف گر رہی تہی بوقت شب والدہ کو پیاس لگی مین جاگتا تہا مجہسے پانی مانگا مین حسب الارشاد پانی لیکر گیا۔ اور دیکہا تو معلوم ہوا پہر آنکہہ لگ گئی ہے مین نے جگانا ادب سے خلاف جانا اور یہ گوارا نہ کیا کہ پانی لیجاکر رکہہ دون اور والدہ کو پیاسا سونے دون یہ خیال کر پیالہ اپنے ہاتہہ مین لے سرہانے جا کر کہڑا ہو گیا۔ پانی ہاتہہ مین بسبب شدت سردی کے بستہ ہو گیا۔ اتنے مین والدہ کی آنکہہ کہلی مجہپر نگاہ پڑی بہت خوش ہوئیں درگاہ الٰہی مین دعا کی کہ میری لڑکے کو اپنے فضل و کرم سے بادشاہ عارفان کیجیو یہ سب دولت اور نعمت،

جو معائنہ کرتے ہو اُسی دُعا کا نتیجہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات اُن باتون مین سے دیکہنا
قرآن شریف کا ہے یہ بڑی عبادت ہے شرح اولیا مین تحریر ہے جو شخص کلام پڑہتا ہے حق تعالی
فرماتا ہے دو ثواب اسکے نامۂ اعمال مین تحریر کئے جاوین ایک ثواب قرآن پڑہنے کا دوسرا قرآن شریف
پر نظر کرنیکا اور ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین تحریر کی جاوینگی اور دس دس
بدیان حک ہونگی اسکے بعد مین نے التماس کیا کہ مصحف کو اپنے ساتھہ سفر مین یا لشکر مین لیجانا درست
ہی یا نہین آپنے ارشاد فرمایا زمانہ رسول اللہ صلعم مین جب اسلام آشکارا نہین ہوا تہا قرآن شریف اپنے
ساتھہ بدین خوف کہین کفار کے ہاتھہ نہ پڑجاوے اور وہ بے ادبی کرین نہین لیجاتے تہے مگر جب اسلام آشکار ہوا
اور رونق پکڑی تب برابر اپنے ہمراہ لشکر و سفر مین لیجاتے تہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سلطان محمود غزنوی
انار اللہ برہانہ کو بعد وفات خواب مین دیکہا پوچہا خدا تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا ایک شب
مین کسی قصبہ مین مہمان ہوا مین جس مکان مین ٹہرا تہا وہان طاق مین قرآن شریف کا ایک ورق رکہا ہوا
تہا مین نے خیال کیا یہان ورق مصحف رکہا ہوا ہے سونا نہ چاہئے پہر دل مین وسوسہ آیا کہ ورق مصحف
کو کہین اور بہیجدون اور خود یہان آرام کرون پہر خیال ہوا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی جو اپنے آرام کیواسطے
تبدیل جائے مصحف کرون الغرض اس جگہہ سے مصحف دوسری جگہہ نہ بہیجا اور تمام شب جاگتا رہا جب وقت پورا
ہو چکا انتقال کیا مجہے اُسی ادب کے صدقہ سے جو مین نے قرآن شریف کا کیا تہا حق تبارک و تعالی نے بخشدیا۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا مصحف مین نظر کرنے سے روشنائی چشم زیادہ ہوتی ہے اور کبہی وہ آنکہہ درد دنیا مین مبتلا
نہوگی۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ سجادہ نشین سجادہ پر بیٹہے تہے قرآن شریف آگے رکہا تہا
ایک نابینا آیا اور عرض کی کہ مدت گذری میری آنکہین جاتی رہی ہین بہترا علاج کیا کچہہ فائدہ نہوا اب آپکے
پاس بواسطے دعای خیر کے آیا ہون دُعا فرمائی انہون نے قبلہ رُخ ہو کر فاتحہ پڑہی اور قرآن شریف اُٹہا
کر آنکہون سے ملا فی الفور دونون آنکہہ [illegible] ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جامع الحکایات مین
یہ حکایت درج ہے کہ زمانہ گذشتہ مین ایک شخص فاسق بدرجہ کمال تہا مسلمانون نے اسکے فسق سے
نفرت پکڑ رہی تہی اور ہمیشہ اسکے رنج مین رہتے تہے مگر وہ باز نہین آتا تہا جب مرگیا لوگون نے خواب مین دیکہا

کہ تاج سر پر رکہے اور عمدہ کپڑے پہنے ہے فرشتون کو فرمان بہشت مین لیجانیکا ہوا ہے پوچہا تو فاسق تہا تجہے یہ رتبہ کیونکر حاصل ہوا۔ اُسنے جواب دیا میرا یہ قاعدہ تہا جہان ورق مصحف دیکہتا اُٹہا لیتا اور اُسی جگہہ رکہ جاتا اور نہایت ادب سے اُسے دیکہتا حق تعالی نے تمام گناہ میری معاف فرمائی اور یہ درجہ عطا فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تیسری بات اُن پانچون مین سے علما کی زیارت ہی سعادت زندگی جو شخص عالم کے چہرہ کو محض ابتغاءً لوجہ اللہ دیکہتا ہے خدا تعالی اُس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ تا قیامت اُسکے واسطہ دُعای مغفرت مانگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جس شخص کے دل مین دوستی علما اور مشایخ کی ہوگی حق تعالے ہزار برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامہ اعمال مین تحریر فرماویگا اگر اس درمیان مین مرجاوی تو اُسے بروز حشر زمرہ عالمان مین اُٹہاوینگے۔ اور مقام اُسکا علیین ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوے ظہیریہ مین مسطور ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص عالمون کو بہت دیکہے اور اُنکی صحبت مین بیٹہے۔ اور سات روز اُنکی خدمت کرے حق تعالے اُنکے تمام گناہ معاف فرماتا ہے اور نیکیان سات ہزار برس کی اُسکے نامہ اعمال مین لکہی جاتی ہین اور یہ حکایت بیان فرمائے قبل ازین ایک آدمی تہا جسوقت عالمون یا مشایخون کو دیکہتا۔ اپنا مونہہ حسد سے پہیر لیتا قضاءِ الہی سے مرگیا اُسکا مونہہ بجانب قبلہ نہوتا تہا ہرچند کوشش کی جاتی تہی مگر بے سود۔ خلق کو مشاہدہ اسکے سے تعجب ہوا ہاتف نی آواز دی المسلمانو۔ تکلیف مکرو یہ حاسد تہا علما اور مشایخ کو دیکہہ کر مونہہ پہیر لیتا تہا ہمنے اپنی رحمت سے اسے محروم کیا اور راندگان مین نام لکہا کل بروز قیامت ریچہہ کی شکل مین اُٹہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا چوتہی بات اُن پانچون مین سے دیکہنا خانہ کعبہ کا ہے جو شخص زیارت خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کریگا ہزار برس کی عبادت اور حج کا ثواب اُسکے نامہ اعمال مین لکہا جاویگا اور وہ شخص بزرگ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا پانچوین بات دیکہنا اپنے پیر کا اور اُسکی خدمت کرنی یہ بہی عبادت ہے مین نے یہ اسرار معرفۃ المریدین مین لکہا دیکہا ہے اور زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سے سنا ہی کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کرے حق تعالے ہزار محل مروارید یکدانہ کے بہشت مین عطا فرماویگا ہر ایک محل مین ایک ایک حور ہوگی اور وہ شخص

بروز قیامت بیحساب داخل بہشت ہوگا اور عبادت ہزار برس کی اسکے نامہ اعمال مین لکہی جاویگی اسکے بعد ارشاد
فرمایا مرید کو لازم ہے کہ اپنے پیر کے ہر قول و فعل پر خیال رکہے اور جو کچہہ وہ ارشاد فرماوین بصدق
دل بجالاوے۔ اور جہان تک ممکن ہوسکے اپنے پیر کی خدمت سے غیر حاضر نہووے۔ بعدہ ذکر
فرمایا کہ زمانہ گذشتہ مین ایک زاہد تہا جسنے ہزار سال تک عبادت حق تعالی کی شب و روز کی تہی
کوئی وقت اسکا ذکر سے خالی نہوتا تہا جو شخص اُنکی زیارت کو جاتا آپ اُسسے یہ نصیحت فرماتے تہے
کہ قرآن شریف مین خدا تعالی نے فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنے ہم نے
جن اور آدمیونکو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے پس اے بہائیو ہمین لازم ہے کہ شب و روز ذکر خدا
و بندگی مین مشغول رہین اور کبہی اُس سے غافل نہوین مدت مدید ہوئی زاہد نے انتقال کیا بعد وفات
لوگون نے۔ خواب مین دیکہا سوال کیا کہ خدا تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا بخشدیا
پوچہا تمہارا کونسا عمل مقبول بارگاہ سبحانی ہوا جواب دیا کوئی عبادت کام نہ آئی مگر میری نصیحت نے مجہے بخشایا
اور بڑا سبب بخشایش میرا پیر کی خدمت بہی ہوئی مجہے ارشاد ہوا تمنے خدمت پیر مین کوتاہی نکی
اسواسطے ہم نے تمکو بخشا۔ اسکے بعد حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بروز قیامت انبیا و اولیا سب قبرون
سے اُٹہائے جاوینگے اُنکے کاندہون پر کملی پڑی ہونگی ہر ایک کملی مین کم و بیش ایک لاکہہ تاگے ہونگے اسنے
اور ہر ایک لاکہہ ماننے کے ہونگے اُنکے مرید اور لڑکے بچے آکر اُن تاگون کو پکڑینگے اور اُس وقت تک
پکڑے رہینگے جب تک خلق ہنگامہ محشر سے فارغ نہو حق تعالی اُنہیں پلصراط پر پہونچاویگا۔ اور وہ ہم
اپنے پیرون کے اس تیس ہزار برس کے راستہ کو ایک دم زدن مین برکت پکڑے رہنے اس کملی کے
طے کرینگے۔ اور دروازہ بہشت پر پہونچکر داخل دارالنعیم ہونگے۔ کوئی صعوبت یا کرب اُنکے وجود پر نہ آویگا
حضرت خواجہ یہ فواید بیان فرما کر تلاوت مین مشغول ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر چلے گئے

مجلس ششم۔ روز پنجشنبہ دولت پابوس حاصل ہوئی شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صـ
صفاہانی اور بہت سے درویش حاضر خدمت تہے اللہ تعالے کی قدرت کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تہی
آپ نے ارشاد فرمایا پیدایش خدا لا احصے اور لا تعداد مین اگر آدمی دریافت کرنا چاہے اسی فکر مین دیوانہ

ہو جاوے اور نکیر کے بعدہ ذکر فرمایا حضرت خاتم الانبیا نے اصحاب کہف کی ملاقات کی التجا کی حکم بارگاہ ایزدی سے
ہوا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھہ سکتے البتہ آخرت مین دیکھوگے یہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری امت مین کہے کیئے
جاوین بعد اسکے ارشاد فرمایا جب رسول مقبول صلعم کا وصال ہوا آپنے اصحاب کہف کا غار دیکھا انہین
سلام کیا حقتعالی نے سب کو زندہ کر کے جواب سلام دلوایا آپنے مذہب اسلام کی دعوت کی انہون نے
آپکی دعوت کو بصدق دل منظور کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کوئی چیز ایسی نہین ہے جو قدرت خدا مین نہو
لیکن مرد کو لازم ہے کہ بندگی امر عزاسمہ کی جیسا اسکا حق ہے کرے جو کچھہ وہ کریگا ہوگا۔ میرا طرف
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہم اور بہت سے صوفیای عظام خدمت مین حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ
کے بیٹھے تھے ایک شخص نہایت ضعیف بدرجہ اتم لاغر تشریف لائے آپنے انکی تعظیم کی کہڑے ہو کر ملے
اور اپنے برابر مسند پر بٹھایا۔ اس ضعیف نے عرض کی آج تیس سال ہوئے میرا جوان لڑکا مجھسے جدا ہے
مجھے اسکی موت زندگی کا حال معلوم نہین خدا جانے جیتا ہے یا مر گیا ہر چند تلاش کیا کچھہ پتا نہ لگا اب آپکی خدمت
مین برائے طلب دعا حاضر ہوا ہون از راہ عنایت و لطف و کرم دعائے خیر فرمائیے حضرت خواجہ نے سنکر تہوڑی
دیر چپکے ہو رہے مراقبہ کیا بعدہ فرمایا آؤ اسکے لڑکے کے واسطے بارگاہ حق بے نیاز مین دعا کرین دعا کی اور
بوڑہے سے کہا تشریف لیجاؤ انشاءاللہ آپکا لڑکا آپکے گہر کے دروازہ پر ملیگا۔ وہ بزرگ ضعیف مجلس سے اٹھہ گئے تہوڑی
دیر مین پہر حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کو ہمراہ لا کر حضرت خواجہ کے قدمون مین ڈالا اور بیان کیا جب مین اپنے
مکان کی جانب روانہ ہوا راستہ مین تہا کہ محلہ کے لوگ آرہے تہے مجھے خوشخبری دی مبارک ہو لڑکا آیا اب میں
آپکی خدمت مین حاضر لایا ہون آپنے لڑکے سے دریافت کیا کہ تیس برس تک کہان رہا اسنے جواب دیا مین
تیس برس سے دیوؤن کی قید مین تہا۔ تہوڑی دیر گذری کہ آپکے مشابہ بلکہ بہت اشبہ بزرگ نے مجہے خلاص
کیا۔ اور کہا آنکہین بند کر مین نے آنکہین بند کین جب کہولین تو اپنے گہر پر تہا اور کچھہ زیادہ حال بتلانا چاہا تہا
اشارہ سے منع فرمایا جوان جب ہو رہا بوڑہا اور جوان مرید حضرت خواجہ کے ہوئے ملحق تہا اور کہا سبحان اللہ ایسے
لوگ باوجود اسقدر طاقت کے اپنی ذات کو پوشیدہ رکہتے ہین بعد اسکے ارشاد فرمایا یہ سب قدرت خدا عزوجل
کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کعب احبار سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے ایک فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے

اُسکے ہاتھہ اسقدر لمبے ہین کہ ایک ہاتھہ مشرق مین اور دوسرا مغرب مین ہے تسبیح اُس فرشتہ کی یہ ہے
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یہ فرشتہ شب و روز پر موکل ہے جو ہاتھہ مشرق کیطرف ہے اُس سے روشنائی
روز نگاہ رکہتا ہے اور دست جانب مغرب مین تاریکی اگر وہ فرشتہ روشنائی ہاتھہ سے چہوڑ دے پہر کر تاریکی ہو
اور جو تاریکی چہوڑ دے پہر کہ دن نہ نکلے اُسکے آگے ایک لوح لگی ہوئی ہی اُسمین بہت سے خطوط سیاہ سفید
ہین اُس سے وہ حال اوقات رات دن دریافت کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے رات دن چہوٹا بڑا کرتا ہے
یہی سبب ہے جو رات دن گہٹا بڑہ جاتے ہین یہ فرماکر آب زار قطار رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر طاری
ہوا جب ہوش آیا فرمانے لگے یہ عالم ہی تماشا گاہ قدرت الہی ہے ہزارہا عجایب امور اس مین ہوتے ہین عارف
کو چاہیے جو امر تعجب انگیز دیکہے اُسکا ذکر نکرے - اُسکے بعد ارشاد فرمایا ایک اور فرشتہ ہے نہایت طویل القامت
ایک ہاتھہ اُسکا آسمان مین ہے اُس سے ہواؤن کو سنبہالتا ہے دوسرا ہاتھہ زمین مین ہے اُس سے پانی کو روکتا ہے
اگر ذرا اُس ہاتھہ کو جو پانی مین ہے اور پانی کو روکتا ہے چہوڑے تمام عالم پانی سے ڈوب جاوے اور اگر
اُس ہاتھہ کو جو آسمان مین ہے کہولے آندہی سے تمام زمین اُلٹ پلٹ ہو جاوے - بعدہ ذکر فرمایا حقتعالے نے
کوہ قاف کو پیدا کیا ہے تمام عالم اُسکے احاطہ اندر آباد ہے قران شریف مین بہی اُسکا ذکر فرمایا ہے ق
والقران المجید یعنے قسم ہے کوہ قاف اور قران مجید کی - اُسکے بعد ارشاد فرمایا حقتعالے نے ایک فرشتہ اور
پیدا کیا ہے نام اُسکا فرمائیل ہے جا نشست اُسکی کوہ قاف ہے تسبیح اُسکی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
اور یہ موکل کوہ قاف کا ہے کبہی مٹہی بند کر لیتا ہے اور کبہی کہول دیتا ہے اُسکے ہاتھہ مین رگین ہفت اقلیم کی
ہین جب مرضی الہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم مین تنگی پیدا کرے اُس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے رگ اُس ہاتھہ کی جو اُس
اقلیم سے متعلق ہے کہینچ دے وہ ہی رگ کہینچتا ہے رگ سکڑ جاتی ہے رگ کہینچتے ہی تمام دریا و چشمہ سوکہ
جاتے ہین اناج زمین سے پیدا نہین ہوتا جب رگ وہ چہوڑ دیتا ہے پہر سب چیزین پیدا ہونے لگتی ہین
اور کبہی حکم اُس فرشتہ کو دیا جاتا ہے کہ رگ ہاتھہ کی ہلا وہ ہلاتا ہے اُسکے ہلانے سے بہونچال آتا ہے
اُسکے بعد ارشاد فرمایا مین نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کے سنا ہے کہ خدا تعالی نے
اُس پہاڑ کو اس دُنیا سے چالیس گنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے اس پہاڑ پر کبہی اندہیرا نہین ہوتا

ہمیشہ نور ہی نور رہتا ہے کبہی رات نہین ہوتی۔ زمین وہانکی سونے کی ہی ساکنین وہانکے فرشتہ ہین
اُنہین کسی قسم کا خوف نہین جسروز سے پیدا ہوے حمد خدا مین مشغول ہین تسبیح اُنکی یہ ہے لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ اسکے پیچہے چالیس حجاب ہین بزرگی اُنکی خدا تعالی جانتا ہے کسی جن و بشر و فرشتون
کو خبر نہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس پہاڑ کو گائے سر پر لیے ہے درازی اس گائے کی تیس ہزار
سال کی راہ ہے وہ گائے کہڑے ہوے حمد و ثنا جناب باریتعالی مین شاغل سر اس گائے کا مشرق اور دم
مغرب مین ہے حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے یہ فرما کر قسم یاد کی کہ مین نے یہ حکایت زبانی حضرت خواجہ مودود
چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سنی تہی اُس مجلس مین ایک درویش بہی حاضر تہے جب اُنہون نے یہ بیان سنا اپنے
اپنے دل مین شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتی سر بمراقبہ ہوے حضرت خواجہ اور وہ درویش اپنے خرقون
مین سے گم ہوگئے تہوڑی دیر مین پہر واپس آئے اُس درویش نے قسم کہائی کہ مجہے کوہ قاف حضرت
خواجہ نے دکہلایا اب مجہکو کچہہ شبہ نہین رہا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ سعد الحق والدین حسن رح نے ارشاد
فرمایا درویشون کی قوت باطنی اسی طرح کی ہے ایک [illegible] ین جو چاہین دکہلا سکتے ہین۔ اسکے بعد
حضرت خواجہ نہدگ نے اپنی حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت مین سمرقند کے ملک مین تہا نزدیک حضرت
خواجہ ابو اللیث سمرقندی کے مکانکے مسجد بن رہی تہی۔ ایک شخص نے قبلہ کے بارہ مین حجت کی کہ
قبلہ اس سمت ہے ہرچند مین نے اُسے سمجہایا۔ کہ نہین اس سمت ہے مگر اُسنے نمانا مین نے اُسکی گردن
پکڑلی اور کہا دیکہہ قبلہ اسطرف ہے جدہر مین بتلا رہا ہون اُسنے زیارت خانہ کعبہ کی کری اور جسطرف مین
بتلا رہا تہا اُسطرف ہونے کا اعتراف کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خدا تعالی نے دوزخ کو
پیدا کیا اُسی روز ایک سانپ بہی پیدا کیا۔ اور اُس سانپ سے ارشاد فرمایا کہ ای سانپ ہم تجہے امانت
سپرد کرتے ہین منظور ہے یا نہین سانپ نے جواب دیا مجہے بسر و چشم منظور ہے حکم ہوا موہنہ کہول اُسنے موہنہ
کہولدیا فرشتون کو حکم ہوا کہ دوزخ کو لاؤ اور اس سانپ کے موہنہ مین رکہو فرشتون نے دوزخ لاکر اُس
سانپ کی موہنہ مین رکہدی اور موہنہ باندہ دیا۔ اب دوزخ اُس سانپ کیموہنہ مین ہے ساتوین
زمین کے نیچے اگر دوزخ سانپ کیموہنہ مین زیر زمین نہوتی تمام عالم جل جاتا اور خلقت ہلاک ہو جاتی

جب روز قیامت ہوگا دوزخ کو سانپ کے مونہہ سے باہر نکالینگے وہ ہزار زنجیرون مین جکڑی ہوئی ہے
ہر زنجیر کو ہزار ہزار فرشتہ کھینچینگے جسامت اور کلانی اُن فرشتون کی اتنی ہے کہ اگر اُن مین سے ایک بھی
چاہے اس عالم کا ایک لقمہ کر جاوے دوزخ میدان حشر مین آکر ایک سالنس باہر نکالیگی جسسے سید آن آسمان
پسر دود ہو جاویگا یہ فرماکر آپنے ارشاد کیا جو شخص چاہے کہ اس عذاب سے امن مین رہے اسے کہانے
کہ طاعت کرے کہ اس سے نزدیک تر کوئی طاعت نہین ہی اس دعا گونے دریافت کیا وہ کونسی طاعت
ہے آپنے ارشاد فرمایا درماندون کی فریاد کو پہونچنا غریبون کی حاجت روا کرنی اور بہوکون کو کہانا دینا
اور تشنہ کو سیر کرنا اس سے بہتر کوئی اور عمل نہین ہے۔ یہ فرما کر آپ تلاوت مین مشغول ہو مجلس ختم ہوئی
مجلس ہفتم - روز چہار شنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے کئی
حاجی آئے ہوئے تہے سخن الحمد کے بارہ مین ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ مین نے کتب آثار مشایخ مین لکہا
دیکہا ہے کہ الحمد یعنی سورہ فاتحہ واسطے حاجت روائی کے بہت پڑہنا چاہئے پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی جب
کسی آدمی کو مہم یا کار سخت پیش آوے اسے لازم ہے کہ سورہ الحمد اسطور پر پڑہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے میم کو الحمد کے ساتھہ ضم کرے یعنے الرحیم الحمد (ما الحمد) پڑہے اور وقت آخر مین تین بیر آمین کہے
کہے انشاء اللہ اسکی وہ مہم پوری ہو جاویگی - اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز پیغمبر صلعم صحابہ اور
مجلس مین تشریف رکہتے تہے آپنے سب یارونکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ خدا تعالی نے مجہہ پر بہت انعام و
اکرام فرمائے ہین منجملہ اُنکے ایک یہ بہی ہے کہ میری بعد کوئی پیغمبر نہو گا اسی اثنا مین حضرت جبرئیل ع
تشریف لائے اور فرمایا خدا تعالے فرماتا ہے کہ ای میرے حبیب مین نے تجہہ پر اپنی کتاب نازل کی اسمین
ایک سورت ایسی ہے کہ اگر مین اُس سورت کو توریت مین نازل کرتا اُمت موسی ع کی یہود نہوتی اگر وہی
سورت انجیل مین نازل فرماتا اُمت عیسی ع کی ترسا نہو جاتی اگر وہی سورت زبور مین نازل کرتا اُمت
داود ع کو مسخی سے سروکار نہوتا مین نے یہ سورت قران شریف مین اس واسطے داخل کی ہے کہ
[illegible] اپنے دین پر قایم رہے اور قیامت مین دیگر احوال اور دوزخ کی عذاب سے مامون رہے
پہر جبرئیل ع نے فرمایا ای حبیب خدا نبی آخر زمان اس سورت کی فضایل اسقدر ہین کہ اگر تمام دریا و نکا

پانی سیاہی بن جاوے اور کل درخت قلم ہون تو بہی اُسکے فضایل لکھنے سے باقی رہجاوین اور وہ سب
ختم ہون۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا یہ سورہ تمام بیماریون کی دوا ہے جو بیماری علاج پذیر نہو اُسکا
علاج اس سورہ سے بدینطر کیا جاوے کہ درمیان فریضہ وسنت وقت فجر اکتالیس بار پڑہکر بیمار کے
موہنہ پر پہونکے۔ انشاءاللہ تعالی صحت نصیب ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا الفاتحہ شفاءُ لکل داءٍ
یعنی الحمد تمام بیماریونکی دوا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ خلیفہ ہارون رشید نوراللہ مرقدہ سخت بیمار
ہوے ہر چند دو سال تک علاج کیا کچہہ فائدہ نہوا آخرالامر اپنے وزیر جعفر برمکی کو واسطے لانے حضرت خواجہ
فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین بہیجا کہ مین نے ایسی بیماری پائی ہے جسکے سبب جان سے
تنگ آگیا ہون جو علاج کرتا ہون اُلٹا اثر پاتا ہے چونکہ وقت صحت یاب ہونے خلیفہ کا قریب آگیا تہا حضرت
خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ معہ ہمراہ وزیر روانہ ہوکر ہارون رشید کے پاس گئے اور سورہ فاتحہ اکتالیس
بار پڑہکر ہارون رشید کے موہنہ پر دم کی فوراً ہارون رشید کی بیماری سلب ہوگئی اور خلیفہ نے صحت پائی اسکے
بعد آپنے ایک اور حکایت متضمن بریں حال بیان فرمائی کہ ایکدفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو
تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑہکر بیمار پر دم فرمائی وہ معاً اچہا ہوگیا۔ تہوڑی دیر بعد کوئی اور شخص عیادت کو آیا بیمار سے
پوچہا تمہین کیونکر صحت ہوئی بیمار نے جواب دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آے تہے اور یہی سورت فاتحہ پڑہکر مجہپر دم
کری مین اچہا ہوگیا یہ کہنے پایا تہا کہ بیماری پہر عود کرآئی اور وہ بیمار اُس بیماری سے مرگیا اسکا سبب یہ تہا
کہ سورہ فاتحہ پر اسکا اعتقاد صحیح نہ تہا اور یہ سخن اُسنے بداعتقادی سے کہا ہر کام کا قاعدہ ہے کہ اگر وہ بے اعتقادی
سے ہو کچہہ فائدہ نہین ہوسکتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تفسیرون مین آیا ہے کہ خدا تعالے نے ہر سورت کا نام
جدا جدا مقرر فرمایا ہے ہر سورت کا ایک ہی نام ہے کسی سورت کے دو نام نہین مگر حق سبحانہ و تعالے نے
سورہ فاتحہ کے سات نام رکہے ہین۔ اول فاتحہ الکتاب۔ دوم سبع المثانی۔ سوم اُم الکتاب۔ چہارم اُم القرآن
پنجم سورہ مغفرت۔ ششم سورہ رحمت۔ ہفتم سورۃ ثانیہ۔ اور سات حروف اس سورت مین نہین ہین اُنکے
نہونیکی وجہہ یہ ہے اول حرف ث نہین پایا کہ حرف ثا سے ثبور ہوتا ہے الحمد کے پڑہنے والے کو ثبور سے
کچہہ مطلب نہین۔ دوم حرف جیم (ج) نہین کیونکہ جیم حرف اول جہنم کا ہے الحمد کے پڑہنے والے کو

جہنم سے علاقہ نہین۔ سوم حرف ز نہین کیونکہ ز حرف اول زقوم کا ہے۔ الحمد پڑہنے والیکو زقوم سے علاقہ نہین۔ چہارم حرف شین نہین کیونکہ شین حرف اول شقاوت کا ہے الحمد پڑہنے والا شقاوت سے مبرا ہے۔ پنجم حرف ظ نہین کیونکہ ظا حرف اول ظلمت کا ہے الحمد پڑہنے والیکو ظلمت سے کام نہین ششم۔ حرف فا نہین کیونکہ ف حرف اول فراق کا ہے الحمد پڑہنے والیکو فراق سے غرض نہین ہفتم حرف خ نہین کیونکہ خ سے مراد خواری ہے الحمد پڑہنے والیکو خواری نہین ہوسکتی۔ اور اس سورت مین سات آیتین ہین امام ناصر سبیتی نے تحریر فرمایا ہے کہ آدمی کے بدن مین ہفت اندام ہین جسنے اسکی سات آیتین پڑہین خدا تعالی نے اسکے ساتون اندام کو دوزخ سے پناہ دی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اس سورت مین ایکسو چوبیس حرف ہین اور گنتی انبیا علیہ السلام کی ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہے پس جو کوئی اس سورت کے ایکسو چوبیس حرف کو پڑہیگا حق تعالی اُسکو ثواب بیحد اور برکت لاتعد عنایت فرماویگا۔ اسکے بعد تمثیلاً یہ روایت بیان فرمائی کہ الحمد کے پانچ حرف ہین۔ اسی لحاظ سے حق تعالے نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے جو شخص یہ پانچ حرف پڑہیگا اُس سے کوئی خطا جو پانچ وقت کی نماز پڑہنے مین واقع ہوئی ہوگی معاف کردیجاویگی اسکے بعد فرمایا اللہ کے تین حرف ہین ان تینون کو الحمد کے پانچ مین ملادین تو آٹھہ ہوتے ہین خدانے آٹھ بہشتین پیدا کی ہین ان حروف کے پڑہنے والون کو عطا فرمائی جاوینگی دروازہ کہل جاوینگے کہ جس دروازہ سے چاہین داخل ہوون اور رب العالمین مین دس حرف ہین آٹھہ اور دس جمع کرنیسے اٹھارہ ہوتے ہین جو کوئی ان حروف کو پڑہیگا اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب پاویگا۔ اور الرحمن کے چھہ حرف ہین اٹھارہ اور چھہ چوبیس ہوئے خدا تعالی نے رات دن کی چوبیس گہنٹے مقرر کئے ہین جو شخص ان چوبیس حرفونکو پڑہیگا اُسکے تمام خطا و ذنوب معاف ہونگے اور ایسا معاصی سے پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا الرحیم مین بہی چھہ حرف ہین چوبیس اور چھہ جمع کرنیسے تیس کا عدد حاصل ہوتا ہے حق تعالے نے پلصراط کو تیس ہزار برس کی راہ پیدا کیا ہے ان تیس حرفونکا پڑہنے والا دہان اُسپر سے اسطرح اُڑجاویگا جیسے بجلی کوندجاتی ہے اور مالک یوم الدین مین بارہ حرف ہین تیس اور بارہ بیالیس ہوئے حق تعالی نے سال مین بارہ مہینے پیدا کئے ان حرفونکا پڑہنے والا ایسا ہوگا گویا بارہ مہینے سال مین کوئی گناہ نہین کیا ایاک نعبد مین آٹھہ حرف ہین

بیالیس اور آٹھہ پچاس ہوتے ہین جو شخص اسکو پڑھیگا وہ عذاب روز حشر سے جو پچاس برس کا ہوگا
امن مین رہیگا اور اُسکے ساتھ صدیقین کا معاملہ ہوگا۔ ایاک نستعین مین گیارہ حرف ہین پچاس اور گیارہ
اکسٹھہ ہوتے ہین خدا تعالےٰ نے درمیان زمین و آسمان کے اسقدر دریا پیدا کئے جو شخص ان اکسٹھہ حرف
کو پڑھیگا۔ ان تمام دریاؤن کے پانی کے برابر ثواب ملیگا۔ اور اسیقدر گناہ اُسکے نامہ اعمال سے محو کئے جاوینگے
اور اہدنا الصراط المستقیم مین اُنیس حروف ہین اکسٹھہ اور اُنیس اسی ہوتے ہین خمر خواری کی حد اسی تازیانہ
مقرر ہے جو شخص ان اسی حروف کو پڑھیگا اُس سے یہ حد اُٹھالی جاویگی صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین مین چوالیس حرف ہین چوالیس اور اسی ایکسو چوبیس ہوتے ہین جو شخص اس سورت پر مواظبت
رکھیگا حق تعالےٰ اُسے تمام انبیا کی طاعات اور عبادات کا ثواب لطف فرماویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
مین اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سفر مین تھے۔ دجلہ کے کنارہ پر پہنچے دریا طغیانی پر تھا ہمین فکر ہوا
کسطرح پار اُترین اور جلد عبور کرنیکی ضرورت تھی حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے فرمایا آنکھین بند کرو
مین نے آنکھین بند کی تہوڑی دیر مین کھولین خود کو اور خواجہ عثمان ہرونی کو دجلہ کے اُس پار پایا مین نے
دریافت کیا کس طور عبور فرمایا آ ارشاد فرمایا کہ الحمد کو پانچ مرتبہ پڑھکر قدم پانی پر رکھا اور پار اُتر گئے الغرض
سورہ فاتحہ واسطے انصرام مہمات بہت مفید ہے اس سے بڑھکر کوئی اور عمل واسطے روائے حاجت نہین
حضرت خواجہ یہ ارشاد فرماکر تلاوت مین مشغول ہوئے اور خلق اپنے مقام پر گئی۔ الحمد للہ علے ذالک۔

مجلس ہشتم۔ روز پنجشنبہ سعادت آستانہ بوسی میسر ہوئی گفتگو اوراد و تسبیح وغیرہ کے بارہ مین آ گئی آپنے
ارشاد فرمایا ہر شخص کو لازم ہے کہ ایک وظیفہ مقرر کرلے اور اُسے دنمین پڑھا کرے اور اگر نہو سکے تو رات کو پڑھنا
چاہئے اول وظیفہ پڑھے اور پھر دوسرے کامون مین لگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الورد ملعون یعنی
چھوڑنیوالا وظیفہ کا ملعون ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ مولانا رضی الدین علیہ الرحمۃ گھوڑے پر سوار چلے جاتے
تھے۔ ناگاہ گھوڑا ٹھہرکا اور ایک گڈھے مین جا پڑنے کی وجہہ سے پیر گھوڑے کا ٹوٹ گیا۔ آپ مکان پر واپس آ گئے
اور سوچنے لگے اسکا کیا سبب ہوا آخر کار بعد تفکر بسیار معلوم ہوا کہ وظیفہ صبح قضا ہو گیا
تہا۔ یہ اُسی کی شامت ہے بعد اسکے ایک حکایت اور متضمن اسی معنے کی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی

کہ ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نامی ہتے ایک وقت وظیفہ اُنکے قضا ہوگیا اُسی وقت ہاتف نے آواز دی
کہ ای عبداللہ تم سے اپنا عہد نباہا نہ گیا جو وظیفہ اختیار کیا تہا بہول گئے اور فرمایا انبیا و اولیا اور مشایخ کلو اپنے
وظایف مین وہ اثر ہوا ہے کہ مثبت کرتے ہین اور جو کچہ وظیفہ وغیرہ اُنکے پیش رووُن نے بتایا ہے اُسے انجام کو پہونچاتے
ہین - اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچہ وظایف مجہے بزرگان دین اور مشایخ سے دستیاب ہوے ہین مین اُسپر قایم
ہون اور تمہین بہی وصیت کرتا ہون ہر ایک وظیفہ پر جو پہونچا ہو قایم رہوگے اسکے بعد ارشاد فرمایا -
جب سوکر اُٹہو داہنے کروٹ سے اُٹہو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہو پہر وضو کرنا چاہیے بعد وضو کے
دوگانہ نماز ضروری ہے جب اس سے فراغت ہو تب مصلے پر رو بقبلہ ہوکر چند آیات سورہ بقرہ اور ستر آیات
سورہ انعام کی پڑہنی چاہیئں اور سو مرتبہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اسکے بعد ارشاد
فرمایا سنت فجر مین اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ سورہ الم نشرح اور رکعت دوم مین بعد سورہ فاتحہ
الم ترکیف پڑہے بہت فائدہ مند ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر
اللہ من کل ذنب واتوب الیہ درمیان فرض وسنت کہے بعدہ نماز فجر کی پڑہکر رو بقبلہ بیٹہا رہے اور دس مرتبہ
کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت ابداً ذو الجلال والاکرام بیدہ الخیر
وہو علی کل شئی قدیر اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمداً عبدہ ورسولہ پہر تین مرتبہ یہ دعا پڑہے اللہم صل علی محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وکرر
الجدیدان واستقبل الفرقدان والقمران بلغ علی روح محمد منا التحیۃ والسلام اور تین مرتبہ یا عزیز یا
غفور کہے اور تین مرتبہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اور تین مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اسکے پیچہے کہے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان العظیم وبحمدہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم غفار الذنوب ستار العیوب علام الغیوب
کشاف الکروب مقلب القلوب واتوب الیہ اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان
یا سبحان یا سلطان یا غفران یا ذا الجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے لا
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا علیم یا عظیم یا علی یا نور یا فرد

یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم یا حی افقض حاجتی بحق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد نودو نہ نام خدا تعالی کے پڑہے اور بعد اسکے نودونہ نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہی پڑہے اور وہ یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدؐ۔ احمدؐ۔ حامدؐ۔ محمودؐ۔ قاسمؐ۔ عاقبؐ۔ خاتمؐ۔ حاشرؐ۔ ماحیؐ۔ داعیؐ۔ سراجؐ۔ منیرؐ۔ بشیرؐ نذیرؐ۔ ہادیؐ۔ مہدیؐ۔ رسول الرحمۃ۔ نبیؐ۔ طہ۔ یس۔ مزملؐ۔ مدثرؐ۔ صفیؐ۔ خلیلؐ۔ کریمؐ۔ حبیبؐ۔ مجیدؐ مصطفےٰ۔ مرتضےٰ۔ مختارؐ۔ ناصرؐ۔ قائمؐ۔ حافظؐ۔ شہیدؐ۔ عادلؐ۔ حکیمؐ۔ احیؐ۔ وحیدؐ۔ فہیمؐ۔ جامعؐ۔ مقتفیؐ مقفیؐ۔ رسول الملاحم۔ رسول الراحۃ۔ کاملؐ۔ اکیلؐ۔ نورؐ۔ حجۃؐ۔ بیانؐ۔ برہانؐ۔ مومنؐ۔ مطیعؐ۔ مذکرؐ واعظؐ۔ واحدؐ۔ امینؐ۔ صادقؐ۔ ناطقؐ۔ صاحبؐ۔ مکیؐ۔ مدنیؐ۔ ابطحیؐ۔ عربیؐ۔ ہاشمیؐ۔ قرشیؐ۔ مضریؐ امیؐ۔ عزیزؐ۔ حریصؐ۔ رؤفؐ۔ یتیمؐ۔ طیبؐ۔ طاہرؐ۔ مطہرؐ۔ فصیحؐ۔ سیدؐ۔ متقیؐ۔ امامؐ۔ بارؐ۔ حقؐ۔ مبینؐ اولؐ۔ آخرؐ۔ ظاہرؐ۔ باطنؐ۔ رحمۃؐ۔ شفیعؐ۔ محرم آمرؐ۔ حلیمؐ۔ شہیدؐ۔ قریبؐ۔ منیبؐ۔ ولیؐ۔ عبد اللہ کرامت اللہ علیہ اللہ وسلم تسلیما۔ کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔ بعد اسکے اس ورد کو تین مرتبہ پڑہے۔ اللہم صل علی محمد حتی لایبقی من الصلوۃ شئی وارحم علی محمد حتے لایبقی من الرحمۃ شئی وبارک علی محمد حتی لایبقی من البرکات شئی۔ بعد اسکے آیت الکرسی وسورہ اخلاص پڑہے۔ پہر تین مرتبہ یہ آیت فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم پڑہے بعد اسکے تین مرتبہ یہ آیت آخر سورہ بقرکی پڑہے۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد اسکے تین مرتبہ یہ دعا پڑہے اللہم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد وجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑہے سبحان الاول المبتدی سبحان الباقی المعید اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ اسکے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑہے ان اللہ علی کل شئی قدیر قد احاط اللہ بکل شئی علما بعد اسکے تین مرتبہ کہے توبۃ عبد ظالم ظلیل ولا یملک لنفسہ ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیاتا ولا نشورا اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑہے اللہم یا حی یا قیوم یا اللہ لا الہ الا انت اسألک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ بعد اسکے تین مرتبہ کہے یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا مقلب القلوب یا مصیار یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یا

وافوض امری الیک یارب ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ماشاء کان ولم یشاء لم یکن ایاک نعبد و
ایاک نستعین - بعد اسکے ایک مرتبہ کہے - اللھم انی اسالک یا من یملک حوایج السائلین ویعلم ضمیر الصامتین
فان لک من کل مسالۃ منک سمعاً حاضراً جواباً عتیداً وان من کل صامتۃ علماً ناطقاً فاعطنا مواعیدک
الصادقۃ وایادیک الشاملۃ ورحمت الواسعۃ ونعمتک السابغۃ الطرائی لنظرۃ برحمتک یا ارحم الراحمین
بعد اسکے ایک مرتبہ کہے یا حنان یا منان یا دیان یا برہان یا سبحان یا غفران یا ذا الجلال والاکرام اور
پہر تین مرتبہ کہے اللھم انی اسالک باسمائک الاعظم ان تعطینی ما سالتک بفضلک وکرمک یا ارحم الراحمین
الحمد للہ الذی فی السموات عرشہ والحمد للہ الذی فی القبور قضاؤہ وامرہ والحمد للہ الذی فی البر والبحر سبیلہ
والحمد للہ الذی لا ملاذ ولا ملجاء الا الیہ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین اور پہر تین مرتبہ کہے اللھم ارحم امتہ
محمد واصلح امت محمد اللھم اغفر امت محمد اللھم فرج امتہ محمد - بعد اسکے تین مرتبہ کہے سبحان اللہ ملاء المیزان
ومنتہی العلم وزنۃ العرش ومبلغ الرضاء برحمتک یا ارحم الراحمین اور ایک مرتبہ کہے رضیت باللہ رباً
وبالاسلام دیناً وبالقران اماماً وبالکعبۃ قبلۃً وبالمومنین اخواناً - اسکے بعد تین مرتبہ کہے بسم اللہ خیر
الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیاً لا فی الارض ولا فی السماء وہو
السمیع العلیم - اور بعد اسکے کئی مرتبہ اللھم اجرنا من النار یا مجیر اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے - لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ - اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اشہد ان الجنۃ حق والنار حق والمیزان حق والصراط
حق - والموت حق والسوال حق وکرامت الاولیاء حق ومعجزۃ الانبیاء حق فی الدار الدنیا والشفاعۃ حق
والساعۃ اتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور اسکے بعد ہاتہ اٹہاوے اور یہ دعا پڑہے اللھم زد
نورنا وزد حضورنا وزد عشقنا وزد محبتنا وزد قبولنا برحمتک یا ارحم الراحمین - اسکے بعد مسبعات عشر اور
سورہ یس پڑہے اسکے بعد سورہ ملک اور سورہ جمعہ پڑہے جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہوجاوے نماز اشراق
ادا کرے - نماز اشراق کی دس رکعتین پانچ سلام سے ہین اول رکعت مین بعد فاتحہ سورہ
زلزلہ یک مرتبہ رکعت دوم مین بعد سورہ فاتحہ سورہ کوثر ایک مرتبہ پڑہے
اور بعد سلام دس دفعہ درود شریف پڑہے پہر تلاوت قران شریف مین مشغول ہو تا آنکہ وقت نماز

چاشت آجاوے نماز چاشت کی بارہ رکعتین چہہ سلام سے ہین ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ سورہ والضحیٰ
ایک ایک مرتبہ پڑہے۔ جب نماز چاشت سے فارغ ہو سو دفعہ کلمہ تمجید پڑہے اور سو ہی مرتبہ رسول اللہ صلعم
پر درود بہیجے بعدہ تلاوت قران مین مشغول ہو یہان تک کہ دوپہر ہوجاوے اُس وقت قران شریف کرداپنے
اس عمل سے حضرت خضر عم سے ملاقات ہوتی ہے پہر سو رہے بعدہ وقت نماز ظہر پڑہے ظہر کی بارہ
رکعات ہین۔ ان بارہ رکعتون مین قران شریف کی آخر کی دس سورتین پڑہے اور جب سلام پہیرے
دس مرتبہ درود شریف پڑہے اور پہر سورہ نوح پڑہے اور مراقبہ مین مصروف ہو جب وقت عصر آوے
سو دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہے اور چار رکعت سنت رسول علیہ السلام ادا کرے بعدہ
چار رکعت فریضہ عصر پڑہے جب نماز سے فارغ ہو سورہ فتح ایک بار سورہ ملک پانچ بار سورہ نبا اور
سورہ نازعات ایک ایک بار پڑہے خدائے تعالےٰ ان سورتون کے پڑہنے والون کو عذاب گور سے پناہ
مین رکہتا ہے۔ بعدہ نماز شام ادا کرے بعد پڑہنے سنت مغرب کے دو رکعت نماز حفظ الایمان
پڑہے اسطرح سے کہ اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ اخلاص تین بار اور رکعت دوم مین سورہ اخلاص تین بار
اور سورہ ناس ایک بار پڑہے بعد فراغت نماز سے سجدہ کرے اور اُس مین یا حی یا قیوم ثبتنی علے الایمان
گیارہ بار کہے بعد ازان صلوٰۃ الاوابین کی چہہ رکعتین ادا کرے یہ تین سلام سے پڑہنی چاہئین۔ رکعت
اول مین بعد سورہ فاتحہ اذا زلزلت الارض تکرتبہ رکعت دوم مین بعد فاتحہ الہکم التکاثر ایک بار رکعت سوم
مین بعد سورہ فاتحہ سورہ واقعہ پڑہے بعدہ ذکر خدا مین مشغول ہو یہان تک کہ وقت نماز عشا آوے اُسے
ادا کرے جب ادا کر چکے یہ دعا پڑہے اللہم اعنی علے ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔ بعد اسکے چار رکعت
نماز حفظ پڑہے۔ اول رکعت مین بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتون مین سورہ اخلاص
سورہ فلق اور سورہ ناس ایک ایک بار علے الترتیب پڑہے اور بعد سلام کے دعا مانگے انشاء اللہ مقرون باجابت
ہوگی۔ بعدہ چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑہے رکعت اول مین بعد فاتحہ قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص
پندرہ دفعہ پڑہے الیساہی اور رکعتون مین کرے پہر سجدہ مین جاوے اور یہ دعا پڑہے یا حی یا قیوم ثبتنی
علے الایمان پہر دوزانو ہو بیٹہے اور یہ دعا پڑہے اللہم انی اسالک برکتہ فی العمر وصحتہ فی البدن والترقی فی المعیشۃ

دوسعت فی الرزق و زیادۃ فی العلم وثبتنا علی الایمان بعد اسکے ارشاد فرمایا رات کے تین حصہ کرے حصہ اول
مشغول بنماز رہے اور ایک حصہ سو وے اور حصہ آخری مین نماز تہجد ادا کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا پیغمبر
خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد کی مجہپر فرض تہی اور میری امت کے اولیا پر واجب چاہئے کہ نماز
تہجد چار سلام سے ادا کرے۔ اور جو کچہہ قران مجید مین سے یاد ہو پڑہے اور پہر تہوڑی دیر سو رہے
بعدہ قریب صبح کاذب کے اُٹھے تجدید وضو کرے اور مشغول الی اللہ ہو پہر نماز صبح ادا کرے اور حسب قاعدہ
مذکورۂ بالا عمل مین لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ تہجد کی نماز پڑہتے تہے اتفاقاً ایک
دفعہ نماز تہجد اُنسے قضا ہو گئی صبح گہوڑ لیکا پاؤن ٹوٹ گیا۔ آپنے دریافت کیا اسی درمیان ہاتف
نے آواز دی آج نماز تہجد آپسے قضا کی تہی اس سبب سے گہوڑ لیکا پاؤن ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
آج جو وظایف بتلائے ہین وہ ہمارے مشایخ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہین جو شخص انہین پڑہیگا وہ
مشایخ کی سنت پر چلا یہ فوائد بیان فرماکر حضرت خواجہ مشغول بتلاوت ہوے مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس نہم۔ دولت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ احمد کرمانی اور واحد برہان غزنوی اور خواجہ سلیمان
اور شیخ عبدالرحمان اور بہت سے صوفیای عظام حاضر خدمت تہے گفتگو سلوک مین واقع ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا بعض مشایخ نے سلوک کے سو درجہ رکہے ہین اُسمین سترہ درجہ طے کرنیکے بعد مرتبہ کشف و کرامت
کا ہے جو شخص آپکو اس درجہ مین ظاہر کریگا۔ وہ تراسی مرتبہ اور طے کر جاویگا پس سالک کو لازم ہے
کہ اپنی ذات کو مرتبہ ہفدہم مین نہ چہوڑے پورے سو درجہ حاصل کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا بعضون کے
نزدیک سلوک کے پندرہ درجہ ہین پانچوان درجہ کشف و کرامت کا ہے ہمارے مشایخ نے وصیت کی ہے
کہ سالک کو لازم نہین کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ پنجم مین رکہے بلکہ اُسے لازم ہے کہ پورے پندرہ درجہ حاصل
کرے بعدہٗ اپنی ذات کو ظاہر کرے تو کچہہ مضایقہ نہین ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ چند لوگون
نے مجتمع ہوکر حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ العزیز سے پوچہا کہ آپ خدا تعالے سے کوئی چیز طلب
کیون نہین کرتے اگر طلب کرین ہر آئینہ خداے بزرگ آپکو عنایت فرماوے آپنے جواب دیا مین سب
چیز چاہتا ہون مگر ایک چیز نہین چاہتا اور وہ چیز یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے چاہی وہ انہین

روزی نہ ہوئی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا طلب روزی ہوئی بندہ کو مانگنے اور طلب کرنے سے
کیا کام اگر وہ لایق اُسکے ہوگیا ہے خدا تعالے بے طلب عنایت کرتا ہے مانگنے کی کوئی ضرورت نہین
ہے بعد اسکے گفتگو دربارہ عشق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا دل عاشق کا آتشکدہ محبت ہے جو چیز اسمین پڑیگی وہ
جل جاویگی کسی قسم کی آنچ آتش محبت سے زیادہ تیز نہین ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت
بایزید بسطامی رح کو درجہ قرب حاصل ہوا ہاتفنے آواز دی مانگ کیا مانگتا ہے آج مانگیگا وہی تجھے
عنایت ہوگا۔ آپنے سر سجدہ مین رکھا اور عرض کیا بندہ کو مانگنے سے کیا سروکار جو کچھ بارگاہ الہی
عنایت ہو وہی بسر وچشم منظور ہے آواز آئی اے بایزید ہم نے آخرت تجھے بخشی حضرت نے عرض کی
کہ آخرت زندانخانہ دوستان ہے مجھے نہین چاہئے پھر آواز آئی اے بایزید اگر تو اسپر راضی نہین ہے
ہمنے بہشت دوزخ عرش وکرسی جو کچھ ہمارے ید قدرت مین ہے عنایت فرمائی آپنے جواب دیا خیر۔
پھر ہاتف نے آواز دی مقصود تمہارا کیا ہے جو تمہین دیا جاوے آپنے عرض کیا خداوندا تو جانتا ہے جو میرا
مقصود ہے آواز آئی اے بایزید کیا تو ہم کو طلب کرتا ہے اگر ہم تجھے طلب کرین پھر تو کیا کرے۔ جب یہ آواز
ملا حضرت بایزید رح نے قسم کھائی کہ مجھے تیرے عز وجلال کی قسم ہے اگر تو مجکو طلب کرے کل کے روز
قیامت مین آگ دوزخ کے آگے کھڑا ہوکر ایسی آہ کرونگا کہ تمام دوزخ کی آنچ سرد ہو جاویگی اور کچھ
باقی نہ رہے گی کیونکہ وہ آگ آتش محبت کے آگے کچھ بنیاد نہین رکھتی۔ جونہی حضرت بایزید نے یہ
فرمایا ہاتف نے آواز دی اے بایزید جو تیرا مقصد تھا حاصل کیا۔ اسکے بعد فرمایا ایک شب حضرت
رابعہ بصری پر عالم شوق واشتیاق کا بیت غلبہ ہوا۔ آپ بیتاب ہوگئین اور زور زور سے آواز
الحریق الحریق یعنے اے پہونچو لے جلی نکالتی تہین۔ اہل بصرہ نے جب یہ آواز سنی پانی مشکین
لیکر دوڑے تاکہ وہ آگ بجھاوین ایک بزرگ اُنکے درمیان مین تہے اُنہون نے کہا کیا نادانی کرتے ہو
رابعہ کی آگ آتش دُنیا نہین ہے جو پانی سے سرد ہو جاوے یہ آتش عشق خدا ہے جسنے اُسکے
دل مین قرار پکڑا ہے اس وقت اُسے ضبط کی طاقت نہ رہی جو فرمایا الحریق الحریق یعنی کچھ اور یہ آگ
الا وصال دوست ہونے پر فرو ہو جائیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا منصور حلاج رح سے پوچھا گیا کیا لیتے ہو

کیا ہے آپنے فرمایا جب معشوق ظلم و ستم پر کمر کسے اور عاشق تمام بلائین سہتا ہے اور اس حال مین بھی اپنے قاعدہ قدیم پر قایم ہو اور ہمیشہ رضاے معشوق چاہے اور اسکے مشاہدہ مین اس درجہ مستغرق ہو کہ اگر وہ اسکو باندھے مارنے تو بھی اُسے خبر نہو تو کہا جاویگا کہ اُسے کمالیت عشق حاصل ہے اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ شعر پڑھا ع خوبرویان چو پندہ بر گیرند ۔ عاشقان پیش شان چنین میرند۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد مین قبہ بازار پر ایک عاشق کو باندھا اور ہزار کوڑے لگوائے اُسنے ہنگام کوڑہ مارنے کے اپنے ہاتھہ اور پیرون کو نہ ہلایا اُس سے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا۔ مین مشاہدہ جمال دوست مین مصروف تھا مجھے ضرب کی کچھہ خبر نہین ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ نے اپنی کسی کتاب مین تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک عیار کو بازار بغداد مین دیکھا کہ اُسکے ہاتھہ اور پاؤن باندھے اور قطع کر ڈالے مین اور وہ مطلق نہ رویا بلکہ ہنستا رہا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا تجھے اس چوٹ کا درد محسوس نہین ہوتا۔ بوقت تکلیف ہنسنے کا کیا کام ہے اُسنے جواب دیا کہ مین اُسوقت دیدار دوست مین محو ہو رہا تھا مجھے درد تکلیف قصاص کی معلوم نہین ہوئے خواجہ بزرگ یہ بیان فرماکر رونے لگے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ع او در پے قتل و من در و حیرانم ؛ کان را مذن ہیعش چہ بکوے آید۔ اسکے بعد گفتگو اہل سلوک اور عارفان الٰہی کے بارہ مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا ایکدفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ مناجات مین مشغول تھے ناگاہ اُنکی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے کیف السلوک الیک ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید طلق نفسک ثلاثا ثم قل ہو اللہ یعنی طلاق دے اپنے نفس کو تین مرتبہ اور بعد ازان میرا ایمان اور میری طلب کر اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا طریقت کے راہ چلنے والے کو لازم ہے کہ اول دُنیا کو اور بعد اُسکے اُس چیز کو جو اس دُنیا مین ہے ثم ذلک اپنے نفس کو طلاق دے تب اہل سلوک کے راستہ مین قدم رکھے ورنہ جھوٹا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ اہل طریقت اور صاحب عشق تھے ایک دفعہ مناجات مین گڑگڑا کر یہ کہنے لگے الٰہی اگر تو مجھسے حساب میری عمر کا جو ستر برس کی ہے طلب کریگا مین تجھسے حساب ستر ہزار برس روز الست کا چاہونگا یہ جو کچھہ ہو رہا ہے اُسی الست بربکم کی وجہ سے ہے شور [illegible] اسکا جواب فوراً ہاتف سے سنا [illegible]

خواہش سے جو ابد با جاتا ہے مین سات آسمون سے سبکی ذرے ذرے کرونگا اور ہر ذرہ کو دیدار دکہلاونگا حساب
ستر ہزار برس کا کنارہ رکہدیا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک عارف ہر روز یہ سخن کہا کرتا تہا ہر کوئی اپنے کام مین
مشغول ہے مجہے کوئی کام نہین مجہسے اب تک یہ نہو سکا کہ اپنی ذات کو فداے حق سبحانہ کرتا مگر یہ مین کبہی
اپنی خواہش سے نکرونگا اگر مین چاہون ساتون زمینون کو الٹ دون اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ غلبات شوق
مین کہتے تہے اسنے مجہے دیکہنا چاہا اور کہہ لیا مین نے کبہی یہ نہ چاہا کہ اسے دیکہون کیونکہ بندہ کو چاہئے سے
کیا کام ایک دفعہ ایک بزرگ فرما رہے تہے مانگنے سے کچہہ نہین ملتا جب آدمی اس لایق ہو جاوے ملجاتا ہے
بلکہ حق فورا پہونچا دیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہین کہ جب آدمی آپ سے باہر ہوا
غور کر دیکہا عشق عاشق اور معشوق سب ایک ہین - اسکے بعد ارشاد فرمایا بندہ جب کامل ہو جاتا ہے
مقامات سلوک اس سے طے ہو جاتے ہین وہ انہا کام بہت کرنے لگتا ہے اگر اسنے کل مقامات طے کیے
راہ سب ایک مقام حیرت ہے وہان رہجاتا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید رح فرماتے ہین کہ
تیس برس تک مین حق کے ساتہہ رہا - اور حق میرے ساتہہ اب مین اپنی ذات کا آئینہ ہون یعنی جو
کچہہ مین تہا نہین رہا - تمام کبر و منی اٹہہ گئی اب جبکہ مین ہی نہین حق تعالے خود آئینہ ذات خویش ہے
جو کچہہ مین کہتا ہون آئینہ خویش ہون یعنی حق تعالے مجہسے کہلواتا ہے مین اپنی جانب سے کچہہ نہین کہتا
اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مین مدتون تک سجادہ بارگاہ رہا خبر خسران کچہہ حاصل
نہوا اب جو یہان پہونچا ہون کوئی زحمت نہین اہل دنیا دنیا کے کام مین مشغول اہل آخرت آخرت کے
سرانجام مین مصروف مدعی اپنے دعوے مین مالوف صاحب تصوف تصوف مین گرفتار بہت سے
لوگ کہانے پینے راگ رنگ مین گرفتار مگر وہ قوم جو آگے شاہنشاہ کے ہے دریاے عجز مین ڈوبی ہوئی ہے
اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مدت سے مین گرد خانہ کعبہ کے
طواف کر رہا ہون اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید رح فرماتے ہین جب مین حاصل تجلی ہوا
ایک رات عرض کیا بایزید دل صادق طلب کرتا ہے صبح کے وقت آواز آئی اے بایزید میرے سوا ے
دوسری چیز بہی طلب کرتا ہے اگر میری طلب مین ہے تجہے دل سے کیا کام اسکے بعد ارشاد فرمایا ادنی درجہ عالم

یہ ہے کہ اس عالم کو اپنی دو انگلیوں کے حلقہ میں دیکھے۔ بعدہ فرمایا حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
سے پوچھا گیا۔ آپنے طریقت میں کہاں تک دستگاہ حاصل کی ہے آپنے ارشاد فرمایا میرا رتبہ یہاں تک پہونچا
ہے کہ اس دُنیا کو اپنی دو اُنگلیوں کے حلقہ میں دیکھتا ہوں بعد اسکے ارشاد فرمایا طاعت الٰہی میں عجیب تر آتا
یہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب طاعت کرنے والا طاعت میں شادان و فرحان رہے اسی خوش رہنے سے قرب
کے درجے طے ہونگے اسکے بعد ارشاد فرمایا سب سے کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے کہ صفات الٰہی کا آئینہ ظہور ہو
حضرت رابعہ بصری فرمایا کرتی تھین۔ الٰہی اگر خلق مجھے آتش سوزان سے سرتاپا جلاوے۔ اور میں اُسپر صبر کرون
تو بھی تیرے دعوی محبت میں دروغگو ہون۔ اگر تمام خلق کے گناہ معاف ہو جاوین تو یہ تیری رحمت کے آگے
کچھہ مال نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ عجب کرنا اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ سے زیادہ
بدتر ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا۔ کمال درجہ عارف کا محبت الٰہی میں یہ ہے اول اپنے دل میں نور پیدا کرے
اگر کوئی شخص کرامت کا سوال کرے اُسے کرامت باذن حق دکھلانی چاہئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ میں اور
خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اور شیخ اوحدالدین کرمانی مسافرت مدینہ طیبہ میں ہمسفر تھے شہر دمشق میں پہونچے
جامع مسجد دمشق کے آگے بارہ ہزار پیغمبر کا روضہ ہے زیارت کی۔ چند روز ٹھہرے مسجد میں حضرت خواجہ محمد عارف
نام ایک بزرگ کامل رہتے تھے ایک روز ہم اُنکی مجلس میں بیٹھے تھے۔ حکایت اس امر میں ہوئی جب کوئی کسی خبر کا
دعوے کرے اور اظہار اُسکا کرے کون تعیین کریگا۔ اسکے بعد خواجہ محمد عارف نے فرمایا روز قیامت حضرات
صوفیا علماء کرینگے اور تونگر اور دیگر لوگون کو عذاب و عقاب ہوگا۔ اس مقولہ میں خواجہ محمد عارف اور کسی دوسرے
شخص سے بحث ہوئی اُسنے دریافت کیا یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے خواجہ عارف کو نام کتاب کا یاد نہ تھا
تہوڑی دیر سوچا اُس مردنے کہا جب تک مجھے کتاب میں لکھا نہ دکھلاوگے میں یقین نکرونگا آپنے سر اُن
کیجانب اُٹھایا اور کہا مجھے نام کتاب کا یاد نہیں رہا۔ بارالٰہا اسے وہ نوشتہ کتاب دکھلا دے فی الفور فرشتوں
کو حکم ہوا فرشتون نے وہ کتاب جس میں وہ نوشتہ تھا کھولکر اور وہ مقام جہاں وہ بات لکھی تھی نکالکر دکھادیا
جوان اپنے اعتراض کرنیسے بہت نادم ہوکر حضرت خواجہ عارف کے قدمون پر گرا اور مرید ہوا بعد اسکے خواجہ عارف نے فرمایا
جو واصل الی اللہ اس مجلس میں ہو۔ اُسے لازم ہے کوئی کرامت دکھلائے۔ فی الفور حضرت مخدومنا و مخدوم الکل

خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ اُٹھے اور ہاتھہ زیر مصلا ڈالکر کئی اشرفیان نکالین ایک فقیر حاضر تھا۔ اُس سے
کہا یہ اشرفیان لیجاؤ اور درویشون کیواسطے نان د شوربا لاؤ جب خواجہ عثمان ہرونی یہ کرامت دکھلا چکے
حضرت شیخ اوحدالدین کرمانی کھڑے ہوے آپکے متصل چوب خشک لکڑی تھی گڑی ہوئی۔ آپنے اُسپر ہاتھہ مارا
بمجرد ہاتھہ مارنے کے وہ خالص سونیکی ہوگئی جب ہر دو حضرات کرامات دکھلا چکے صرف مین (مصنف جامع ملفوظ
خواجہ قطب الدین بختیار رح اپنی ذات سے مراد لیتے ہین) باقی رہگیا۔ مینے پیر کے آداب سے یہ چاہا
کہ اظہار کرامت کیا جاوے۔ حضرت مرشدی فوراً میری جانب متوجہ ہوے اور فرمایا تم کیون خاموش ہو
وہان ایک بھوکا فقیر بیٹھا ہوا تھا۔ مین نے اپنے خرقہ مین ہاتھہ ڈالا اور چار روٹیان نکالین اور فقیر کو دین
حالانکہ میری کمل مین ایک بھی روٹی نہ تھی۔ وہ درویش اور خواجہ محمد عارف کہنے لگے جبتک درویش کو اتنی قدرت
استطاعت نہو اُسے درویش نہ کہنا چاہئے۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے جیسے مین نے
دُنیا کو دشمن سمجھا اُس سے کنارہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کی اسقدر محبت مجھپر مستولی ہوئی کہ
مجھے اپنے وجود سے بھی دُشمنی ہوگئی منکو درمیان سے اُٹھا دیا۔ یعنے اس حدیث موتوا قبل ان تموتوا پر
عمل کرکے اُنس بقا اور لطف حق حاصل کیا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز عاشقون کے ایک گروہ
کو حکم ہوگا بہشت مین جاؤ۔ وہ عرض کرینگے یا الٰہی ہم بہشت کا کیا کرین بہشت اُسکو عطا فرما جسنے تیری عبادت
بہشت کیواسطے کی ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو عاشق ذات الٰہی ہے اُسے بہشت سے کیا کام۔ بعد اسکے
ارشاد فرمایا۔ گناہ سے اسقدر تمکو نقصان نہ پہونچیگا۔ جتنا ایک مسلمان بھائی کو خوار اور بیحرمت کرنیسے پہونچیگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے اہل دُنیا معذور اور اہل آخرت درمیان دوستی حق کے مسرور
ہین۔ اور اہل معرفت کا کیا کہنا ہے وہ تو نور علی نور ہین۔ اس رمز کو اہل سلوک خوب جانتے ہین اور
عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدائے
بزرگ کی طرف رجوع کیا ہے۔ جب آنکھہ بند کریگا طلب حق مین یہان تک مشغول رہیگا۔ کہ صور اسرافیل
پھونکے جانیسے اُسے خبر نہوگی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ خواجہ ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے
کہ علامت شناخت حق کی یہ ہے کہ دُنیا سے بھاگے اور خاموشی اختیار کرے جب وہ خدا کو پہچانیگا۔ اُسے

خلق سے نفرت آویگی بعد اسکے ارشاد ہوا جو یہ دعوے کرے کہ مجھے معرفت حق حاصل ہوئی اور اُسنے دُنیا سے
تنہائی حاصل نہ کی جانو کہ وہ جھوٹا ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف وہ ہوتا ہے جو دل لینے ماسوائے اسباب انکا
اور حصے بیگانہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کمالیت عارف کی یہ ہے کہ راہ دوست مین جل جاوے بعد اسکے ارشاد
فرمایا عارف اُسیقدر سخنان معرفت کہہ سکتا ہے جسقدر اُسکو عبور رہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا سوز اور فریاد
اہل عشق کی اُسوقت تک رہتی ہے جب تک وصال معشوق کا نہو جاوے۔ عارف کو کچھ سوز وغیرہ نہین ہوتا
کیونکہ معرفت حق اُسے حاصل ہو چکی ہے اور فرمانے لگے مسطور دریاے رواں کے پانی مین بہتے ہوئے آواز آتی ہے اور جب ایک
دریا کا پانی دوسرے دریا مین مل جاتا ہے اُسے فریاد سے سروکار نہین رہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے
زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ دُنیا مین کسیقدر محبان الٰہی ایسے ہوتے ہین جنکے
سبب سے وجود اس عالم کا ہے اگر وہ نہووین عالم نابید ہو جاوے اور اہل عالم عبادت نکرین بعد
اسکے ارشاد فرمایا ایک بار خواجہ عبد اللہ خفیف تھوڑے سے کار دُنیا مین مصروف ہو گئے۔ فوراً آواز آیا ہیہات خلاف
وعدہ دوست ہے اسکے بعد قسم کہائی جب تک جیونگا کوئی کام دُنیا کا نکرونگا اس کے بعد پچاس برس تک
زندہ رہے اور کوئی کام دُنیا کا نکیا۔ بعد اسکے ولولہ عشق حضرت بایزید بسطامی رح کی حکایت کی کہ ہر روز بعد نماز
صبح ایک پانون سے کھڑے ہوتے اور فریاد کرتے ایک وقت یہ آواز آئی یوم تبدل الارض یعنی یاد کر وہ وقت
جبکہ اس زمین کو لپیٹینگے اور دوسری زمین لادینگے اور فراق وصال سے مبدل ہوگا۔ اسکے بعد اسطرح کی دوسری
روایت بیان فرمائی کہ ایکدفعہ حضرت بایزید بسطامی نے صحراے بسطام مین وضو کیا اور فریاد کرنے لگے جہانتک
مجھے دکھتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صحرا مین عشق برستا ہے ہر چند مین قدم باہر نکالنا چاہتا ہون نہین
نکلتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عشق اور محبت کی راہ جداگانہ ہے جو کوئی اس راستہ مین گم ہوا
اور فرمایا اہل عرفان کی زبان سے سواے ذکر حق کے دوسری بات نہین نکل سکتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا
کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے جو کچھ اُنہین مال ومتاع سے پہونچے سب بیتر اکرین یہ فرماکر حضرت خواجہ آبدیدہ
ہوئے اور فرمایا بلکہ کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے اگر وہ دونون جہانون سے اُن چیزونکو جو اُنہین حاصل ہین
مذل حق کرین تو بہی تہوڑا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا اہل محبت اگرچہ مہجور رہین مگر کام اُنکا اور طرح کا ہے

اگر وہ سوتے ہیں یا جاگتے ہیں طالب و مطلوب ہیں اور طلبگاری اور دوستداری اپنے سے فارغ ہیں اور شاید
میں مشغول ہیں اسکے بعد ارشاد ہوا خواجہ سمنون محب نے فرمایا ہے کہ اولیاؤن کے دل مطلع ہیں دلہا ہے
دیدہ سے کہ انہوں نے بار محبت کے اٹھانے میں کوتاہی نکی بلکہ زیادہ رہے اور مشغول عبادت میں ہوئے پس بار
کرنا خاص امر کا نہیں اٹھا سکتا کہ ملال مجاہدات اور ریاضات کا ہوتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہے
جو کوشش کرسکے ایک دم حاصل کرے اور عارف ہم وہ ہے کہ ذکر خدا تعالے کرے اور اپنی تمام عمر فدا
دم کی کرے اگر ایسا دم پایا جاوے کیا کہنا ہے برسوں زمین و آسمان میں ڈھونڈھنے سے ایسا دم حاصل
ہونا مشکل ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی اپنے پیر حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے
سنا ہے جو شخص مندرجہ ذیل تین خصلتیں رکھتا ہو خدا تعالے اُسے دوست رکھتا ہے اول سخاوت مانند دریا
کے دوم شفقت مانند آفتاب کے سوم تواضع مثل زمین کے بعدہ فرمایا درمیان اہل سلوک کے ایسا علم ہے
اگر ہزار ہا عالم جاننا چاہیں اُنہیں اُس علم سے ذرہ کے برابر واقفیت نہیں ہوسکتی اور زاہد ایک طاعت سے
اس سے زاہدوں کو بھی خبر نہیں بالکل بیخبر اور غافل ہیں اور یہ اسرار الٰہی ہیں اُنکو سوائے اہل محبت اور
اہل عشق کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ سر دونوں عالم سے باہر ہیں - بعدہ ارشاد فرمایا جو شخص ان
دونوں عالم میں ثابت رہا وہ انہیں جانیگا - فقط -

مجلس دہم - روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی بہت سے درویش حاضر خدمت تھے گفتگو
صحبت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے الصحبۃ تأثیر یعنے صحبت میں تاثیر
ہے اگر کوئی بدکار صحبت نیک لوگوں میں بیٹھنا اختیار کرے - خدا تعالے کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ نیک بخت
ہو جاویگا - اور اسیطرح اگر کوئی نیک صحبت بدوں کی اختیار کرے تو وہ بد ہو جاویگا - حاصل کلام یہ ہے
جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی اثر ہوگا - جو کچھ حاصل ہوا صحبت سے ہوا جسنے نعمت پائی نیک لوگوں کی
صحبت سے پائی - بعدہ فرمایا اگرچہ بدکار صحبت نیک لوگوں کی اختیار کریں اُمید ہے وہ نیک ہو جاینگے
اسیطرح نیک بدوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بد ہو جاوینگے - بعد اسکے فرمایا کتب سلوک میں مرقوم ہے
صحبت نیکوں کی نیک کام کرنیسے اچھی ہے اور صحبت بدوں کی بدکام کرنیسے بدتر ہے بعد اسکے حکایت ارشاد

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی آپکے عہد خلافت مین بادشاہ عراق گرفتار ہوکر آیا آپنے اُسے دعوت
اسلام کی اور فرمایا اگر مسلمان ہوجاؤ گے تو مملکت عراق تمکو دیجاویگی - بادشاہ نے جوابدیا اسلام مجھے قبول
نہین حضرت عمر فاروق رضہ نے فرمایا اگر ایمان نہ لاوگے تو گردن تمہاری اڑادی جاویگی - اُسنے مزاحمت
کیا - جلاد آیا بادشاہ نے اُس وقت کہا مین پیاسا ہون پانی پلوائیے اہل خدمت کانچ کے آبخورہ مین پانی
لائے - بادشاہ نے کہا مین نہ پیونگا - حضرت نے فرمایا یہ بادشاہ ہے اسکے واسطے چاندی یا سونے
سے کرآبخورہ مین پانی لاؤ - ایساہی کیا گیا اُس نے پھر انکار کرکے کہا میرے واسطے مٹی کے پیالہ مین پانی
لاؤ جب مٹی کے پیالہ مین پانی آیا - بادشاہ نے حضرت عمر کے جانب مخاطب ہوکر کہا قسم کھائیے جبتک
مین یہ پانی نہ پی چکون آپ مجھے مارے جانیسے امان دیوین آپنے قسم یاد کی کہ مین نے اس پانی پینے
تک امان دی بادشاہ نے جب یہ سنا پیالہ زمین پر دے مارا اور حضرت عمر رضہ سے کہا کہ آپنے مجھے وعدہ
دیا تہا کہ جب تک مین یہ پانی نہ پی لون آپ مجھے نمارینگے حضرت عمر فاروق رضہ اُسکی اس تیزی ذہن سے
متعجب ہوئے قتل سے امان دیکر ایک بزرگ صحابی کی صحبت مین رہنے کو ارشاد فرمایا چند روز مین صحبت
نے اثر کیا بادشاہ نے حضرت عمر کو کہلا بھیجا کہ آپ مجھے طلب فرمائیے حضرت نے بلوایا اور اسلام عرض
کیا بادشاہ بصدق دل مسلمان ہوا جب بشرف باسلام ہوچکا حضرت عمر رضہ نے فرمایا مملکت عراق آپکو
دیجاتی ہے آپ بادشاہی کیجئے - بادشاہ نے جوابدیا - اب مجھے بادشاہی سے کچھ سروکار نہین اگر آپ دینے ہوسکتا
ہے تو ایک اجڑا خراب گانون مملکت عراق مین عطا فرمائیے کہ زندگی دوروزہ وہان لسبر کردن آپ
ارشاد فرمایا کہ اُجاڑ گانون کی تلاش ہوئی ہر چند ڈھونڈا نہ پایا - لاچار ہوکر عرض کی کہ مملکت عراق مین
کوئی گانون اُجاڑ نہین - مجبور ہین - بادشاہ نے کہا مقصود میرا التماس کرنیسے یہی تہا کہ آپ کو معلوم
ہوجاوے کہ مملکت عراق سرسبز وشاداب ہے ذمہ خداوندی بادشاہ پر یہ ہے کہ اپنی مملکت کو سرسبز
وشاداب رکہے اب مین اپنے ذمہ سے سبکدوش ہوا مملکت عراق عمدہ حالت مین آپکو تفویض کرتا ہون
اب آپ ملک عراق کے جوابدہ ہین مجھسے کچھ واسطہ نہین - بعد اسکے ارشاد فرمایا مین نے زبانی حضرت خواجہ
عثمان ہرونی قدس سرہ سنا ہے کہ بندہ پر فقیر کا لفظ اُس وقت صادق آتا ہے جبتک آٹھ سال تک پانی

ہاتھ کا فرشتہ جو بدی تحریر کرنے پر مامور ہے اُسکے نامۂ اعمال میں ایک بدی بھی تحریر نکرسکے بعدہ ذکر فرمایا عارفان
حق وہ ہیں جو حق سے کسی چیز کو اُلٹا نہیں مانگتے۔ بعد اسکے فرمایا جو عارف عبادت نہیں کرتا جانو وہ حرام
روزی کہاتا ہے۔ بعدہ ارشاد ہوا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اہل محبت کا کیا ہے
فرمایا اہل محبت کا وہ ہے جو اُسے کہاتا ہے حقتعالے اُسے اشتیاق وسرور بخشتا ہے اُسقدر جتنا اُسکا ظرف ہو۔ اور
فرمایا جسکو خدا دوست رکہتا ہے بہشت اُس سے ملاقات کی آرزو کرتی ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا محبت حق اہل سلوک
اور اہل معرفت میں کوئی فرق نہیں ہے ہر محب والاسطیع و فرمانبردار ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کتاب محبت
تحریر کردہ اُستادی مولانا شرف الدین رح جو مصنف شرعۃ الاسلام ہیں لکہا دیکہا ہے کہ حضرت شیخ شبلی رح
سے پوچھا گیا کیا سبب ہے کہ آپ باوجود اسقدر طاعت وعبادت کے خوف زدہ ہیں او ہمیشہ روتے رہتے ہیں۔
آپنے فرمایا دو چیزوں نے مجھے ڈرا رکہا ہے اول کہیں ایسا نہو میں راندہ ہوجاؤں اور یہ کہیں کہا جاوے
تو مجھے نہیں چاہئے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دیکہا چاہئے میں اپنا ایمان قبر میں سلامت لیجاؤںگا یا نہیں۔
اگر سلامت لیگیا تو محنت ٹھکانے لگی ورنہ اکارت گئی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے ایک شخص
نے سوال کیا کہ علامت شقاوت کی کیا ہے آپنے جواب دیا گناہ کرکے اُمیدوار قبولیت ہونا یہ بڑا شقاوت کا نشان
ہے۔ بعدہ اُس شخص نے دریافت کیا اصل عارفوں کی کیا ہے آپنے جواب دیا ہمیشہ خاموش اور متفکر رہنا۔
اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا۔ عزیز ترین دنیا میں تین چیزیں ہیں اول عالم کا سخن جو وہ اپنے علم سے بیان کرے
دوسرا وہ شخص جسکو طمع نہو۔ تیسرا وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی ثنا وصفت بیان کرتا رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔
ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رح کسی لنگری واقع بغداد میں معہ یاران طریقت بیٹھے ہوئے
تھے گفتگو درباره محبت ہو رہی تہی ایک صوفی نے اُٹھکر عرض کیا یا حضرت صوفی اور عارف کی تعریف بیان
فرمائے۔ آپنے فرمایا صوفی اور عارف ایسے لوگ ہیں جنکے دلونسے بشریت نکال لی گئی ہے ہوا و حرص نفسانی
سے وہ آزاد ہوچکے ہیں۔ انہیں کسی امر سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعد اسکے فرمایا تصوف نہ علم ہے اور نہ رسم
یہ مشایخ رضوان اللہ تعالے علیہم کے اخلاق سے مراد ہے تخلقوا باخلاق اللہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے
کے اخلاق میں سے شمہ لو برلو۔ یہ نہ علم سے ہوسکتا ہے نہ رسم سے کیونکہ علم اور رسم سے خلق نہیں سکہلایا

جلتا ہے جدا ہی امر ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف دنیا کا دشمن ہے مولا سے اسکی لو لگی ہے اُسنے دنیا پر لعنت بھیجی اسکے
غل و غش سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔ اسکے بعد کسی نے پوچھا عارف کو گریہ بہت ہوتا ہے آپنے فرمایا مگر جب وظیفہ وصال
حاصل ہوتا ہے گریہ موقوف ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک گروہ خدا تعالے کے عاشقوں کا ہے اُنکو دوستی حق نے بالکل
خاموش کر دیا ہے وے عالم کی موجودات کو نہیں جانتے اور نہ فصیح و بلیغ ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا
جس کسی کے دل میں دوستی حق نے جا پکڑی اُسے چاہئے کہ دونوں جہان کو ایک نگاہ سے دیکھے اگر نہ دیکھے تو عاشق صادق
نہیں ہے۔ بعد اسکے بیان فرمایا حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ صومعہ سے باہر آنکھیں بند کئے ہوئے نکلے مجلس میں
آن کر بیٹھ گئے۔ کسی درویش نے پوچھا یا حضرت اسمیں کیا حکمت ہے آپنے جواب دیا آج چالیس برس ہو گئے
میں نے ان آنکھوں کو پٹی سے باندھا ہے تا سوائے ذات باری کے اور کسیکو نہ دیکھیں۔ محبت سے بعید ہے کہ دعوے دوستی کا
کر کے غیروں پر نگاہ ڈالتا پھروں۔ بعد اسکے فرمایا خواجہ ابو سعید ابوالخیر فرماتے تھے۔ جب خدا تعالے اپنے بندے کو کسیکو
شرف اپنی دوستی کا عطا فرماتا ہے اپنی محبت اُسپر مستولی کر دیتا ہے اُسکے کامل ہونے پر حق تعالے مرتبہ فردانیت کا عطا
فرماتا ہے تاکہ ہمیشہ باقی رہے۔ بعد اسکے فرمایا جب عارف رجوع بحق ہوتا ہے اُسے کچھ خبر نہیں ہوتی اگر اُس سے
پوچھا جاوے کہاں تھا اور کیا چاہتا ہے وہ سوائے اس لفظ کے جواب نہ دیگا کہ ہمراہ خدا العزیز و جل کے تھا۔ بعد اسکے
ارشاد فرمایا اگر مجھسے پوچھیں افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام کے کیا معنے ہیں۔ تو جواب دینا چاہئے کہ یہ آیت مرتبہ
عارفان کی ہے جب عارف مقام وحدانیت و جلال ربوبیت میں پہونچتا ہے نابینا ہو جاتا ہے۔ وہ سوائے حق کے غیر
کیطرف نظر نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں ملک بخارا میں مسافر تھا ایک بزرگ مشغول کو دیکھا وہ آنکھوں سے
اندھے تھے میں نے پوچھا ای جناب آپکو نابینا ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔ فرمایا میں اُس وقت سے اندھا ہوں جبسے مجھے
معرفت حاصل ہوئی اور نظر میری جلال عظمت باریتعالے پر گرنے لگی۔ ایک روز میں بیٹھا تھا کوئی عجیب شخص
میرے سامنے سے گذرا میں نے اُسپر نگاہ کی سنا ہاتف نے آواز دی ہماری دوستی کا دعوے کرتے ہو غیروں پر نظر ڈالتے
میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کی یا الٰہی وہ آنکھ جو سوائے دوست کے غیر پر نظر ڈالے اُسکا جاتا رہنا بہتر ہے
میں یہ بات کہنے ہی نہ پایا تھا کہ میری دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ بعدہ ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے حکم الٰہی ہوا نماز ادا کرو۔ آپنے نماز پڑھنی شروع کی دل صحبت میں پیوست ہوا اور جان مقامات قرب

مین جا کر ٹہری اور سر واصل ہوا یہی مصلحت پیدایش تہی بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ یہ دعا مانگتے تہے الٰہی
بروز حشر مجہے نابینا اُٹہائیو۔ لوگون نے کہا حضرت یہ کیا دُعا ہے جواب دیا جو شخص دوست کا دیکہنا چاہے اُسے لازم نہین
کہ غیر پر نگاہ ڈالے بعدہٗ ذکر فرمایا درویشی کے یہ معنے ہین کہ جو بہوکا آوے اُسکو کہلاوے اور پیاسے کو پانی پلاوے۔ اور جسکو کپڑا
میسر نہوا اسکو کپڑا دلوے بہر حال محروم نہ چہوڑے۔ ہر ایک حاجت ضروری اُس سے پوچہہ لینا چاہئے بعد اسکے ارشاد فرمایا
ایکدفعہ مین اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ باہم مسافرت مین تہے راہ مین خواجہ بہاؤالدین اوشی بزرگ کامل
صاحبدل سے ملاقات ہوئی۔ اُنکا دستور تہا جو شخص اُنکی خانقاہ مین آتا محروم نجاتا سب کی حاجت ضروری پوری
فرماتے تہے۔ اگر کوئی ننگا آتا اپنے کپڑے اُتار دیتے اُسے پہناتے جب ایسا ہوتا آپکے کپڑے اُتارنے سے پہلے فرشتے آپکو عطیے
پاس نفیس حاضر کرتے ہم چند روز تک اُنکی خدمت مین رہے۔ آپنے بروقت رخصت ہمین نصیحت کی جو کچہہ روپیہ پیسا تمہین
ملے کبہی اپنے پاس نہ رکہو۔ راہ خدا مین ایثار کرو۔ کہ تم بہی دوستان الٰہی مین ہوجاوگے۔ اور فرمایا یہ درویش جو
کچہہ کسی نے حاصل کیا ہے اسی سبب سے کیا ہے بعد اسکے فرمایا ایکدرویش تہے اُنکی یہ رسم تہی جو نذر و نیاز سے اُنکو پہونچتا
سب درویشون کی نذر کر دیتے تہے اور خود محنت و مزدوری سے اوقات بسر کرتے تہے۔ ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا
کہ جب وہ سب نذر و نیاز تقسیم کر چکے تہے۔ دو نفر درویش آئے۔ اور آپ سے پانی طلب کیا۔ آپ فوراً گہر مین گئے اور
دو روٹیان مع پانی لاکر اُن بزرگوارون کے روبرو پیش کین۔ عرض کیا نوش فرمائے وہ دونون بہت بہوکے تہے خوشی
سے لیکر کہا گئے اور آپس مین صلاح کی کہ انہین کچہہ بدلہ دینا چاہئے۔ ایکنے ارادہ اشرفی دینیکا کیا دوسرے
نے منع کیا کہ کیون اشرفی دیکر دُنیا مین پہنساتے ہو آخر دعا دی کہ الٰہی اسے بزرگ کامل الوقت کر یہ دُعا اُنکی مستجاب
ہوئی اور وہ بزرگ صاحب خیر ولی کامل ہوئے۔ اور اس دُعا کی برکت سے لنگر اُنکا بہت بڑہا۔ کہ ہزار من غلہ روز پکتا تہا
بعد اسکے فرمایا عاشق راہ محبت وہ ہے جو خود کو دونون عالم سے علیحدہ کر ڈالے۔ بعدہٗ حضرت خواجہ رح نے فرمایا
محبت کے چار معنے ہین۔ اول ہمیشہ خدا تعالےٰ کا ذکر کرنا۔ اور اُسکے ذکر مین خوش و خورم رہنا۔ دوسرے ذکر خدا بدرجہ
اتم کرنا تیسری وہ اشتغال کرنے جو مانع محبت دُنیاوی ہین۔ چہارم ہمیشہ روتے رہنا۔ اسکے بعد چار منزلین ہین اول
محبت۔ دوم۔ عملیت۔ سوم حیا۔ چہارم تعظیم۔ اسکے بعد فرمایا محبت مین صادق وہ ہے کہ اپنے ماباپ جورو
لڑکے بہائی بند سے علیحدہ ہو۔ اور سب سے بیزار ہوکر مشغول بحق ہو اور اُس سے محبت رکہے جس سے بموجب حکم خدا محبت

رکھنی چاہئے۔ بعدہ فرمایا حضرت حسن بصری رح سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا وہ شخص ہے جسنے دُنیا سے منہ
پھیرا ہو اور اپنی تمام دہن دولت کو راہ خدا میں ایثار کیا ہو۔ بعد اسکے فرمایا خصلت عارفون کی محبت مین اخلاص ہے
بعد اسکے فرمایا بہت اچھی بات دُنیا مین یہ ہے۔ کہ درویشون مین بیٹھین اور نہایت صفائے دل سے گفتگو کرین اور بری بات اسکے
برعکس ہے۔ بعدہ فرمایا حق دوستی کرنیکا یہ ہے کہ جن باتون سے کرنیکو اُسنے منع کیا ہے چھوڑ دیے بعدہ فرمایا عارف اُسوقت
کامل ہوتا ہے جب اُسکے درمیانسے ما سوی نکل جاتی ہے یا دوست ہی رہتا ہے یا وہی۔ بعدہ فرمایا صادق عارف وہ ہے جسکے
پاس مال و اسباب کچھہ نہو۔ اسکے بعد فرمایا ایکدفعہ حضرت سمنون محب محبت کی باتین کر رہے تھے۔ ایک پرند ہوا سے اُترا
اُنکے سر پر بیٹھکر چونچین مارنیلگا بعدہ اُنکے برابر بیٹھکر چونچین مارنیلگا اور یہان تک چونچین مارین کہ خون اُسکی چونچ
سے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین زمین پر گرکر مر گیا۔ حضرت خواجہ یہ فرماکر تلاوت مین مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس یازدہم۔ روز چہار شنبہ سعادت قدمبوسی میسر ہوئی مولانا بہاؤالدین صاحب تفسیر شیخ احمد کرمانی
اور دیگر درویش حاضر مجلس شریف تھے گفتگو عارفونکے توکل کیبارہ مین ہوئی آپنے ارشاد فرمایا عارفونکا توکل سوائے
خدا تعالے کے اور کسی پر نہین ہوتا اور نہ اُنہین کسے سے غرض ہوتی ہے بعدہ فرمایا متوکل وہ ہے کہ رنج و محنت کی کسی سے
حکایت کرے اور نہ شکایت۔ بعدہ ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم ع سے حضرت جبرئیل ع نے پوچھا آپکی کوئی حاجت ہو سو ارشاد
فرمائی آپنے جواب دیا مجھے کچھہ نہین کیونکہ حضرت خلیل اپنے نفس سے غائب تھے اور باطناً بحضور حق تعالے حاضر اسکے بعد ارشاد
فرمایا اہل توکل کا ایک وقت ایسا ہوتا ہے اگر اُس وقت مین اُنہین کسی حربہ سے مارکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین تو بھی خبر نہو
بعدہ فرمایا توکل عارفونکا شکے اس طور پر ہوتا ہے کہ وہ متحیر ہوتا ہے عالم سکر مین۔ بعدہ فرمایا خواجہ جنید بغدادی رح
سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا عارف وہ ہے جسنے ان تین باتون کو دل سے منقطع کیا ہو اول عالم سے دوسرے
عمل سے تیسرے خلق سے۔ جبتک وہ ان تین باتونسے دلکو علاحدہ نکریگا وہ متوکل نہوگا۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ سے
علامت عارف کی پوچھی اُنہون نے جواب دیا عارف وہ ہے جو سوائے حق کے دوسری طرف متوجہ نہو۔ بعدہ فرمایا مین نے
زبانی ایک بزرگ کے سنا تھا شوق کی چند باتین ہین جب تک وہ عارف مین نہ دیکھی جاوین اُسے عارف نہین کہہ سکتے
اول وقت راحت کے موت کو یاد کرے دوسرے مولا سے اُنس اختیار کرے تیسرے بیقرار ہونا محبت حق مین وقت
آنے دوست کے اور خوشی حاصل ہونی خاص وقت مین جبکہ نظر اُسکی حق پر ہو۔ بعد اسکے فرمایا شیخ شہاب الدین

سہروردی رح فرماتے ہین دُنیامین دو باتون سے زیادہ کوئی امر خوشتر نہین اول صحبت فقرا دوم حرمت اولیا۔ بعد اسکے
گفتگو توبہ کیبارہ مین ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا توبہ کئی امر سے ہوتی ہے اور اصل مین توبہ ایک امر سے انابت الی
ہے جیسے جاہلون سے دور ہونا صحبت باطلون کی ترک کرنی بنکر دل سے مونہہ پھیر لینا۔ بعدہ فرمایا پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے
ضعیفترین آدمیون مین سے وہ ہے جو بولنا چھوڑ دینے پر قادر ہو یعنے ترک صحبت کرے بعدہ فرمایا اس راہ مین دو
چیزین مضبوط کرنی ہوتی ہین اول ادب عبودیت۔ دوم تعظیم حق معرفت۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا حضرت شیخ
شبلی سے پوچھا گیا۔ شوق محبت سے بالاتر کیون ہے۔ آپنے فرمایا اسلئے کہ وہ محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا جب حضرت آدم ع سے زلت واقع ہوئی آواز عصےٰ آدم ربہ آئی تمام چیزون نے حضرت آدم ع کو دیکھا مگر سونے
اور چاندی نے مونہہ پھیرا حق تعالے اُنپر وحی بھیجی تمنے حضرت آدم ع کو کیون نہین دیکھا جواب دیا جو شخص عاصی ہوگا
ہم اُسے نہ دیکھینگے۔ حق تعالے نے اُنکا جواب سنکر قسم یاد کی مین تمہاری قیمت مقرر کرونگا اور بنی آدم کو تمہارا خادم
بناونگا۔ بعد اسکے فرمایا جب محب مملکت کا دعوے کرے مقام محبت سے گر پڑیگا۔ بعد اسکے فرمایا محبت کا دعوی
وفا ہے وصال کیسا تہہ اور حرمت باطل کی وصال سے یعنے مشاہدہ فقر۔ محب ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اپنے سر کو اور
خیال رکھتا ہے اپنے نفس پر گذراننے نماز فرائض مین بعد اسکے فرمایا سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے پوچھا گیا
رضائی محبت کیا ہے۔ آپنے جواب دیا اگر ساتون دوزخونکو با ہمہ عظمت وہیبت اس محب کے داہنے ہاتھہ پر رکھین تا
وہ نہ کہے میرے بائین ہاتھہ پر بہی رکھو جب تک مرضی الہی ہو اُسی ہاتھہ پر رکھے رہنے بعد اسکے فرمایا اول چیز جسپر بندہ
فریفتہ ہے کیا ہے فرمایا معرفت ہے۔ دلیل اسکی آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہے۔ بعدہ فرمایا
حقتعالے نے جملہ چیزون کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے صد ہا باتین پوشیدہ کر رکھی ہین۔ بعدہ فرمایا اہل محبت
وہ لوگ ہین جو بلا واسطہ دوست کا کلام سنتے ہین۔ الحدیث عن قلبی ربی یعنے دل عاشق کا سوا سخن
حق کے کچھہ اور نہین سنتا۔ بعد اسکے فرمایا صاحب محبت مرتے ہی بخشا جاتا ہے۔ بعد اسکے فرمایا جنگل مین
ایک درویش رحلت کردہ کی لاش کو دیکھا کہ ہنس رہی تہی۔ پوچھا تم تو مر چکے ہو اب کیونکر ہنستے ہو جواب دیا محبت
حق تعالے مین ایسا ہی ہوتا ہے سلب اسکے ارشاد فرمایا دل عارف ایسا ہی ہونا چاہیے کہ اپنے حال سے فانی اور
مشاہدہ دوست مین باقی ہو حق تعالے اُسکے تمام اعمال پر مستولی ہو اُسے اپنی ذات پر اختیار نہو اور عرش تک

قرار رکھے یہ سلوک کا راستہ ہے۔ بعدہ فرمایا حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا ملازمت پروردگار کی کیونکر ہوگی آپنے جواب دیا
ہر آئینہ ملازمت عبادت سے حاصل ہوگی۔ یعنی وصال دوست میسر ہوگا بعد اسکے فرمایا حضرت رابعہ بصری سے پوچھا گیا اعمال
مین سب سے اچھا عمل کونسا ہے۔ آپنے فرمایا قائم رکھنا اوقات کا اور فرمایا جو دعوی بزرگی کا کرے اسے اندوہ باقی
ہے جب اسکی تمام مرادین تمام ہوجاوینگی اسوقت وہ اس دعوے مین سچا ہوسکتا ہے ورنہ جھوٹا ہے اور فرمایا مرد
وہ ہے جسکی تمام مرادین فنا ہوچکی ہون۔ مگر یہ بہتہ مراد حق کے باقی ہون۔ نام اسکا وہ ہے جو حق تعالے رکھے۔ و روح ما
بندگی کے دیگر امور سے سروکار نہ رکھے کیونکہ اہل محبت کا نام نہین ہوتا اور نہ رسم و جواب۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا مینے
زبانی خواجہ عثمان رح ہرونی کے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل عشق سوا دوست کے اور کسی سے دل نہین لگاتے کیونکہ
جو بغیر دوست کے شاد ہوتا ہے اس سے تمام اندوہ نزدیک ہوجاتے ہین اور جو دوست سے انس نہ رکھے اسپے شیطان نزدیک
ہوتا ہے اور جو شخص دوست نہ رکھے وہ کچھ بھی نہین۔ بعدہ فرمایا عارف وہ ہے جو صبح اٹھے اور رات کی بات اسے
فراموش ہوگئی ہون۔ یعنی خیال دوست مین ایسا مستغرق ہو کہ ادھر رکھے ادھر بھولے بعد اسکے حضرت خواجہ
بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا توشہ طیار رکھو اور موت کیلیے ہمیشہ آمادہ رہو بعدہ فرمایا اہل محبت کا ایک گروہ
ہے کہ درمیان جنکے اور انکے کوئی حجاب نہین۔ بعدہ فرمایا عارف محبت مین وہ ہے جسے کبھی عجب نہو کیونکہ تسلیم ایک بات سے
چارہ نہین ہوتا اور جب سب امور کو تسلیم کرلیا تو عجب کس بات سے ہوگا۔ بعدہ ارشاد فرمایا سب سے بہترین اوقات
مین یہ بات ہے کہ وسواس نفس جاتے رہین۔ اور خلق تجھسے چھوٹ جاوے۔ بعدہ فرمایا جسے محبت ہوتی ہے اسے فقر سے وحشت
نہین ہوتی۔ بعدہ فرمایا عارفان الہی کا فرمودہ ہے۔ یقین ایک نور ہے جب بندہ کا دل اس سے منور ہوجاتا ہے وہ اسکے ذریعہ
درجہ محبون اور مقبولون کا حاصل کرتا ہے۔ بعدہ فرمایا آدمی مٹی اور پانی سے بنایا گیا ہے جسکے وجود مین پانی کی زیادتی ہے
وہ ہمیشہ دنیا مین مشاغل ہوگا۔ مگر زہد و یقین ہوگا اس وجہ سے مقصود کو نہ پہونچیگا۔ اور جسکے وجود مین مٹی کی زیادتی ہوگی
وہ نیک ہوگا سختی کیوقت اسے پہچاننا چاہئے۔ بعدہ فرمایا حقتعالے نے ابر کو پیدا کیا اور اسمین طرح طرح کے الوان جمع کئے
جب سب الوان آمیختہ ہوے پانی ہوگئے اس وجہ سے کہ دنیا مین پانی نہ تھا اسکے پینے مین لذت رکھی گئی مگر وہ لذت آج
تک کسی سے دریافت نہین ہوئی۔ پانی سے ہر ایک چیز زندہ ہے بعدہ ایک شخص نے جو اسی مجلس مین حاضر تھا اٹھکر
آپسے دریافت کیا مجنون کون ہے۔ آپنے فرمایا مجنون وہ ہے جو ابتدای عشق مین ناچیز ہوجاوے اور مرتبہ دوم

وسوم مین ناپید بعدہ پوچھا فنا اور بقا کیا چیز ہے آپنے فرمایا بقا حق ہے بعدہ پوچھا گیا تجرید کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا صفات محبوب کی محب کے دل مین بیٹھ جاوین فاذا احببتہ کنت لہ سمعاً و بصرا۔ بعدہ فرمایا ملتان مین ایک بزرگ کی زبانی سنا کہ توبہ اہل محبت کی تین قسم پر منقسم ہے اول ندامت دوم ترک معصیت سوم خود کو مظالم اور خصومت سے پاک کرنا بعدہ فرمایا علم ایک محیط شے ہے۔ اور معرفت محیط کا ایک جزو ہے پس خدائے بزرگ کی شان کا بیان کہان اور بندہ کہان چہ نسبت خاک را با عالم پاک یعنے علم ہر شے کا خدا کو ہے البتہ معرفت موافق حوصلہ کے آدمی کو ہو سکتی ہے بعدہ فرمایا جب تک عارف کو سرخالص حاصل نہین ہوتا کوئی عمل اسکا خالص نہین ہو سکتا اور فرمایا جسکو خدا تعالے دوست رکھتا ہے اسکے سر پر بلاؤن کی بارش کرتا ہے۔ بعدہ فرمایا اہل سلوک مین توبہ نصوح تین باتون سے مراد ہے اول کم خوری واسطے اس امر کے کہ روزہ رکھنے مین تکلیف نہو۔ دوم کم سونا واسطے کرنے طاعت کے۔ سوم کم بولنا واسطے کرنے دعا کے اور یہی تین باتین ہین اول خوف دوم رجا سوم محبت ضمن خوف مین ترک گناہ کرنا ہے تاکہ آتش دوزخ سے رہائی ملے ضمن دوم رجا سے مراد طاعت ہے تاکہ داخل بہشت ہووے۔ اور یہی فوز عظیم ہے ضمن سوم محبت سے اجتہاد اور ذکر کرنا تاکہ رضائے حق حاصل ہو۔ اور عارف محبت مین وہ ہے جو کسی چیز کو دوست نہ رکھے۔ مگر ذکر حق جب آپ یہ فرما چکے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا اب مین اُس مقام کو سفر کرتا ہون جہان میرا دفن ہوگا۔ یہ فرما کر سب کو وداع کیا۔ مین اور کئی درویش ہمرکاب حضرت خواجہ ہوئے۔ دو ماہ سفر مین رہے بعدہ اجمیر پہونچے اور سکونت اختیار کی اُس زمانہ مین اجمیر ہندؤن کا مسکن تھا کوئی مسلمان نہ تھا جب قدوم مبارک آپکے وہان پہونچے اسقدر مسلمان ہوئے جنکا شمار نہین الحمد للہ علے ذلک

مجلس دوازدہم

بروز پنجشنبہ بمقام مسجد جامع اجمیر آخرین مجلس یہی تھی شرف قدمبوسی حاصل ہوا یاران طریقت اور اصحاب اہل صفہ اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت تھے حکایت ملک الموت کے بارہ مین ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ دنیا بے ملک الموت کوڑی کے کام کی نہین۔ اسکا سبب پوچھا ارشاد عالی ہوا۔ کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت پل کیطور پر ہے جسپر سے دوست دوست کیطرف عبور کرتا ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا دوستی وہ ہے کہ اُسکو دلسے یاد کرے کہ دل اسی واسطے پیدا کیا گیا ہے کتاب محبت مین مرقوم ہے۔ کہ حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہے۔ ای میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر غالب ہوتا ہے مین تجھپر عاشق ہو جاتا ہون یعنے مجھے تجھسے محبت ہو جاتی ہے۔ بعدہ فرمایا عارفان خدا آفتاب کے مثال مین تمام عالم پر اُنکا چمکارا پڑتا ہے سب اُنکے انوا سے

روشن ہین نہ بیان فرما کر آپ رو پڑے اور فرمایا ابدرویشو مجھے اس جگہہ اسواسطے لائے ہین کہ یہان میرا دفن ہے ابھی چند
روز مین اس عالم سے کوچ کرونگا شیخ علی سنجری آپکے کاتب موجود تہے اُنہین فرمایا کہ مثال شیخ قطب الدین بختیار
کے نام کی تحریر کرو۔ دہلی کی خلافت اُسے عطا ہوی وہی اُسکا مقام ہے جب مثال تحریر ہو چکی مجھے عنایت فرمائی مین نے
شکریہ حضرت مخدوم کا ادا کیا فرمان ہوا آگے آؤ مین نزدیک گیا دست مبارک سے اپنی پگڑی میرے سر پر رکہی اور
اور عصا شیخ عثمان ہرونی قدس سرہ اور اپنا مصحف تلاوت و مصلا بخشا۔ اور فرمایا یہ امانت رسول خدا صلعم کی خواجگان چشت
سے مجھے پہونچی تہی مینے تمہین سونپی اسکا حق جیسا کہ مین اور خواجگان ماقبل بجالائے ہین ویساہی تم بہی بجا
لاؤ گے کہ بروز حشر مجھے درمیان اپنے مشایخون کے شرمندہ ہونا پڑے۔ مین نے قبول کیا اور دوگانہ نماز
شکرانہ ادا کی فرمایا جاؤ خدا کو سونپا اور تمہین اپنی منزل پر پہونچا دیا۔ بعدہ ارشاد فرمایا چار چیزین گوہر نفس
ہین اول درویش کہ امیر و توانگر دکہلائی دے۔ دوم بہوکے کو سیر کرے۔ تیسرے غمگین رہے مگر ایسا کہ
خوش وخورم نظر آوے۔ چوتہے جو اُسکا دشمن ہو۔ اُس سے دوستی اور مہربانی سے پیش آئے بعدہ فرمایا مرتبہ
اہل محبت کا ایسا ہے کہ جب اُس سے پوچہین نماز شب ادا کی جواب دے مجھے فراغت نہین ملک الموت کے پیچہے پیچہے
پہرتا ہون جہان کہین وہ درماندہ ہوتا ہے دستگیری کرتا ہون۔ جب آپ یہ فرمارہے تہے مین نے ارادہ کیا کہ
قدمبوسی حاصل کرکے رخصت ہون آپنے یہ امر روشن ضمیر سے دریافت کیا۔ فرمایا آگے آؤ۔ مین گیا اور قدمون مین
گر پڑا۔ آپنے مجھے اُٹہایا بغلگیر ہوئے۔ فاتحہ پڑہی اور ارشاد کیا راہ طریقت سے موںہہ نموڑنا اور اس راہ مین مردانہ
رہنا۔ مین پہر قدمون مین گرا آپنے از راہ نوازش مجھے اُٹہایا دوبارہ بغلگیر ہوئے۔ مین رخصت ہوکر دہلی آیا اسکو
اختیار کی۔ کئی دوست ہمراہ آئے اور فقیر کیساتہہ رہے۔ مجھے دہلی آئے چالیس روز ہوئے تہے کہ اجمیر شریف سے
قاصد آیا خبر لایا کہ تمہارے روانہ ہونیکے بعد آپ بیس روز زندہ رہے بعدہ انتقال فرمایا مجھے بڑا رنج ہوا اُسی حالت
مین مصلا پر سوگیا خواب مین حضرت کو دیکہا کہ زیر عرش خرامان ہین مین نے قدمبوسی کی اور حال پوچہا آپنے
ارشاد کیا خدائے تعالے نے مجھے اپنے لطف و کرم سے بخشا اور نزدیک کروبیون اور ساکنان عرش کے مقام
دیا اب مین وہان رہتا ہون۔ فقط **تمام شد۔ فاتحہ خیر۔** یاالٰہی بحرمت اپنے حبیب محمد صلعم
معاف فرما اور بخشش جمیع خطایا و ذنوب اس غریب غلام احمد مترجم کتاب کے اور اُسکے ماباپ کیا اور اُسکے جمیع احبا و اقربا کے

قطعات تاریخ

از داعی الخیر غلام احمد مترجم کتاب

دلیل العارفین کا ترجمہ ہے ۔ یہ بہار ہی ہے یا ارشاد سالک
برائے یادگار سال اتمام ۔ یہی تاریخ اخبارات سالک

۱۳۰۶

از جناب اخوی گرامی منشی محمود حسین خان صاحب ناظر ان دام اللہ

آفریں باد حضرت بریاں ۔ مرحبا صد مرحبا تعال تعال
اے خوشا نام تو کہ راہ سلوک ۔ طے نمودی بعز و جاہ و جلال
پئے ختم کتاب اے اقبال ۔ مشرب چشتیاں نوشتم سال

۱۳۰۶

از مولوی صاحب مکرم زاید جہتین محمد نصیر حاجی غلام حسین خان صاحب مدظلہ

اے غلام احمد عزیز از جان من ۔ باد تو الفت عزت اقبال را
صاف ملفوظات خواجہ ساختی ۔ ترک کردی بحث خط و خال را
بہر تاریخ تمامش یاد دار ۔ یکہزار سہ صد و شش سال را

(یہ تاریخ صوری معنوی ہے)

از اخوی گرامی منشی محمد خان صاحب چیف کانسٹبل مدظلہ

مرحبا مولوی غلام احمد ۔ ترجمہ ہے کیا ہی نکا حقیقت
یا در کہ دوست کام آوے یہی ۔ اسکی تاریخ بھی برات چشتیت

۱۳۰۶

از عزیزم والاشان محمد یعقوب خان صاحب ارجمنٹ اول

ہوا ختم چھپ ترجمہ بے بدل ۔ مطالب سب آویں لوگوں کو تمام
لکھے مل کے جو گھر تاریخ کی ۔ کتاب تصوف ہے عالی مقام

۱۳۰۶

از برادر اصغر علی احمد خاں درخشاں سلمہ الرحمان

دلیل العارفیں کے ترجمے سے ۔ بڑے دین اور دنیا کے سب کام
درخشاں کیلئے ہے فکر تاریخ ۔ ہے یہ فاخرہ ہے سال اتمام

۱۳۰۶

صحت نامہ اغلاط کتاب ہشت بہشت (?) [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	کہا	میں نے کہا
۶	۱۰	حضرت بزرگ	حضرت خواجہ بزرگ
۱۲	۵	جبفرشتہ	جب فرشتے
"	۱۵	کیا	گیا
۱۸	۹	احتیاج کرتے	احتیاج ظاہر کرتے
۲۱	۳	دیکھکر	×
"	"	سنہوتا	سنہوتا تھا
۲۴	۱۳	سماع قوالوں	سماع میں قوالوں
"	۱۶	کہ پانچ	کہ دیکھنے پانچ
۲۶	۲	کلام	کلام اللہ
۲۹	۱	کہنے دیکھنی کی	کہنے کے دیکھنے کی
۴۶	۷	مل جاتا ہے	ملجاتا ہے دریا ساکن ہوجاتا ہوا سے فرید
۴۶	۷	نہیں رہتا اسکے بعد	نہیں رہتا ایسا ہی حال ماحوں کا ہوا سکے
۵۲	۱۵	جھکے ہطور	جنکے ساتھ ہطور
۵[illegible]	۵	آدمی ہوسکتے	آدمی کو ہوسکتی ہے

اشتہار کتب موجودہ مطبع ہذا

افضل الفوائد - اس کتاب میں حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس تاریخ سے جبکہ آپ پیر حضرت سلطان نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رح کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوئے ہر جلسہ کی تاریخ لکھا ہے اور جو اقوال حضرت ممدوح کی زبان سے سُنے ان سبکو بلفظہ نقل کیا ہے جسمیں مختلف قسم کے دینی و دنیاوی فوائد و اعمال بزرگان و تذکرہ کرامات و حکایات اصل اہل اخلاق و ریاضات بزرگان کا حال اور انکی خوش اعتقادی و وصول الی اللہ کا بیان نہایت خوب عام فہم فارسی میں درج ہے قیمت ۸ر

جواہر خمسہ - مع احسن الاعمال جلد اول از حضرت محمد غوث گوالیاری رح قیمت ۵ر

فوائد حسنیہ - جلد دوم جواہر خمسہ فوائد اعمال قرانی و ادعیہ ماثورہ و طریق سلب امراض بقاعدہ مسمریزم و فوائد رباعیات حضرت سلطان ابو سعید ابو الخیر و استخراج کواکب متعلقہ اعمال و احوال عملیات تصوفیہ وغیرہ قیمت ۸ر

فیوض القادری - اعمال مجربہ اشغال خاندان قادریہ از حضرت غوث الاعظم رح قیمت ۴ر

مرقع خلیفہ - اعمال مجربہ از حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی [illegible]

در مطبع رضوی [illegible] باہتمام سید میر حسن طبع شد